احمدی نوجوانوں کیلئے

اکتوبر 2006ء

مدیر

طارق محمود طاہر

بارھویں آل پاکستان صنعتی نمائش کے افتتاح کا منظر

تیرھویں سالانہ علمی مقابلہ جات کی افتتاحی تقریب کا منظر

محترم صدر صاحب کا پیغام

مجلس خدام الاحمدیہ کے نام

پیارے خدام بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

''(دینِ حق)، احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظام خلافت کے لئے آخر دم تک جدوجہد کرنی ہے۔اور اس کے لیے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لیے تیار رہنا ہے۔اور اپنی اولاد کو ہمیشہ خلافت احمدیہ سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے رہنا ہے۔اور ان کے دلوں میں خلیفۂ وقت سے محبت پیدا کرنی ہے۔ یہ اتنا بڑا اور عظیم الشان نصب العین ہے کہ اس عہد پر پورا اترنا اور اس کے تقاضوں کو نبھانا ایک عزم اور دیوانگی چاہتا ہے''۔ (ماہنامہ الناصر جرمنی جون تا ستمبر2003)

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ خلافت سے وابستہ رکھے، ہم اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کے لئے ہمیشہ تیار رہیں اور ہم ہر آن خدا کے فضلوں کے مورد بنتے ہوئے نظام خلافت کی برکات سے مالا مال ہوتے رہیں۔آمین

والسلام

خاکسار

سید محمود احمد

صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احمدی نوجوانوں کے لئے

ماہنامہ خالد

monthlykhalid52@yahoo.com

اکتوبر 2006ء
اخاء 1385 ہش

جلد 53
شمارہ نمبر 10

مدیر
طارق محمود طاہر

مجلس ادارت
سہیل احمد ثاقب، شفیق احمد ججہ
عبدالرحمٰن، لقمان احمد شاد

اس شمارے میں

کمپوزنگ: اقبال احمد زبیر پبلشر: قمر احمد محمود مینیجر: عزیز احمد پرنٹر: سلطان احمد ڈوگر

مطبع: ضیاء الاسلام پریس چناب نگر (ربوہ) مقام اشاعت: ایوان محمود دارالصدر جنوبی قیمت ۱۰ روپے......سالانہ ۱۰۰

Ph: +92 47 6212349 - 6215415 - 6212685 Fax: +92 47 6213091

اداریہ

تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہمیں ایک مرتبہ اور برکتوں اور عظمتوں والے مہینے رمضان المبارک کو پانے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔قرآن کریم نے اس عظمت والے مہینے کا ذکر ان الفاظ میں فرمایا ہے۔

''رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا''

(البقرہ:186)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس آیت کے حوالے سے رمضان المبارک کی عظمت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

''......(البقرہ:186) سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔صوفیا نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 561-562)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ اقتباس پیش کرنے کے بعد فرمایا:-

''پس روزہ رکھنے اور قرآن پڑھنے اور عبادت کرنے سے دل روشن ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ سے قریبی تعلق پیدا ہوتا ہے۔نمازیں جو ہیں وہ نفس کو پاک کرتی ہیں۔ان دنوں میں نمازوں پر بھی خاص طور پر زور دو تا کہ نفس مزید پاک ہوں۔اور روزے سے دل کو روشنی ملتی ہے اور دلوں کی روشنی یہ ہے (آپؑ نے فرمایا) کہ اللہ تعالیٰ سے ایسا قریبی تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔گویا کہ خدا کو دیکھ رہا ہے۔

(خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 747)

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں رمضان المبارک کی ان برکات سے حصہ پانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

مشعل راہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۱ رجولائی ۲۰۰۶ء کے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:-

خوش خلقی

''قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ہمیں فرماتا ہے قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا (سورۃ البقرہ:84) یعنی لوگوں سے نرمی سے بات کیا کرو۔ تو یہ بات جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتائی ہے، اخلاق کو قائم کرنے کا ایک گر ہے۔ یہ صرف خاص حالات کے لئے ہی نہیں ہے اور صرف خاص لوگوں سے ہی متعلق نہیں ہے بلکہ ہر وقت ہر ایک سے اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔ جب ایسی حالت پیدا ہوگی تو جہاں معاشرے میں آپس کا تعلق بڑھے گا، وہاں ایمان میں بھی ترقی ہوگی''۔

فرمایا:

''دیکھیں ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مشکلات میں گھرا ہوا تو کوئی شخص نہیں تھا۔ کبھی کوئی پریشانی ہے، کبھی دشمنوں کی پریشانی ہے، کبھی جنگ کی پریشانیاں ہیں، کبھی کسی قسم کی تکلیفیں ہیں اور آپؐ سے زیادہ تو کسی کو تکلیفیں نہیں آئیں، سوچا بھی نہیں جا سکتا اور پھر یہ فکر کہ اللہ تعالیٰ نے جو کام سپرد کیا ہے اس کو مکمل کرنے کی ذمہ داری بھی ادا کرنی ہے۔ اگر دنیاوی لحاظ سے دیکھا جائے تو ہمہ وقت پریشانیوں میں گھرا ہوا انسان ہے اور اُمّت کی فکر اس قدر کہ کوئی سوچ بھی نہیں سکتا اور یہ فکر اس لئے ہے کہ ان کی اصلاح کی جو ذمہ واری اللہ تعالیٰ نے ڈالی ہے، وہ کس طرح پوری ہو گی۔ اور جس قدر تقویٰ آپؐ میں تھا وہ تو کسی اور میں ہو نہیں سکتا اور اس وجہ سے جتنا تقویٰ زیادہ ہو اللہ تعالیٰ کے خوف کا معیار بھی اتنا بڑھ جاتا ہے، وہ بھی اتنا ہی اونچا تھا۔ اس اُمّت کے لئے اپنی فکر کا اظہار کرتے ہوئے اتنی پریشانی تھی کہ آپ خود فرماتے ہیں کہ مجھے تو سورۃ ھود نے بوڑھا کر دیا ہے۔ کیونکہ اسی سورۃ میں ان ذمہ داریوں کا حکم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اپنی ذمہ داری تو کوئی لے لیتا ہے کہ میں اصلاح کرلوں گا، دوسرے کی ذمہ داری لینا بہت مشکل کام ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (اللہ تعالیٰ کا حکم تھا) یہ ذمہ واری لی اور اس فکر میں لی اور دعاؤں میں وقت گزارتے ہوئے اس کام کو پھر باحسن سرانجام بھی دیا۔ لیکن بہرحال ایک فکر ہمیشہ آپ کو رہی اور پھر اپنے زمانے کے مسلمانوں کی ہی نہیں بلکہ تاقیامت آنے والے مسلمانوں کی فکر بھی آپؐ کو رہی۔

اتنی ذمہ داریوں کے باوجود اور ایسی حالت کے باوجود آپ کے حسن خلق کا معیار کیا تھا کہ ایک صحابی عبداللہؓ بن حارث کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو تبسم فرمانے والا نہیں پایا۔

کسی کا اتنا ہنستا مسکراتا چہرہ نہیں دیکھا جتنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ تو یہ ہیں معیار ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ پھر آپؐ نے ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص نرمی سے محروم کیا گیا وہ خیر سے بھی محروم کیا گیا"۔

(الفضل انٹرنیشنل ۱۱ تا ۱۷ راگست ۲۰۰۶ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۴ راگست ۲۰۰۶ء کے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:-

مَنْ لَّا يَشْكُرُ النَّاسَ لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ

"اللہ تعالیٰ کے رسول کا یہ ارشاد ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہئے، ہر اس شخص کو جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں پر عمل کرنے کی سچی تڑپ ہے، جو یہ چاہتا ہے کہ میری دنیا و عاقبت سنور جائے، جو اس یقین پر قائم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں دراصل خدا کے منہ کی باتیں ہیں۔ آپؐ فرماتے ہیں، حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مَنْ لَّا يَشْكُرُ النَّاسَ لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ یعنی جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکریہ ادا نہیں کرتا"۔

......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے اس بات کا عہد کرنا چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بنتے ہوئے ان تمام احکامات پر عمل کرنے والے ہوں گے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے ہمیں دیئے۔ اور جب ہم یہ معیار حاصل کرلیں گے تو وہ سچے وعدوں والا خدا فرماتا ہے کہ میں تمہیں ہمیشہ یاد رکھوں گا اور تمہیں انعامات سے نوازتا رہوں گا اور جن نعمتوں کو ہم آج بہت سمجھ رہے ہیں، اس سے بھی زیادہ نعمتیں عطا کروں گا۔

پس ان نعمتوں کو حاصل کرنے کے لئے شکر گذاری میں بڑھتے ہوئے ہر احمدی کو دعاؤں کی طرف بہت توجہ دینی چاہئے کیونکہ اس کے فضل کے بغیر شکر گزاری کے جذبات پیدا نہیں ہوتے اور اللہ تعالیٰ کا فضل اس کے حضور جھکے رہنے سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے اس کے حضور جھکتے ہوئے یہ دعائیں مانگنے کی طرف ہر احمدی کو توجہ کرنی چاہئے کہ اے اللہ مجھے تقویٰ اور پرہیز گاری میں بڑھا تا کہ میں تیرا حقیقی عبادت گذار بندہ بن جاؤں اور ہمیشہ تیرے فضلوں کا وارث ٹھہروں۔ اے اللہ! مجھے ہمیشہ قناعت سے رہنے اور ہر حال میں اپنی نعمتوں اور فضلوں کے ذکر سے اپنی زبان کو تر رکھنے کی توفیق عطا فرما تا کہ میں تیرا سب سے زیادہ شکر گذار بندہ بن جاؤں"۔

(الفضل انٹرنیشنل ۲۵ تا ۳۱ راگست ۲۰۰۶ء)

سیرۃ النبی ﷺ
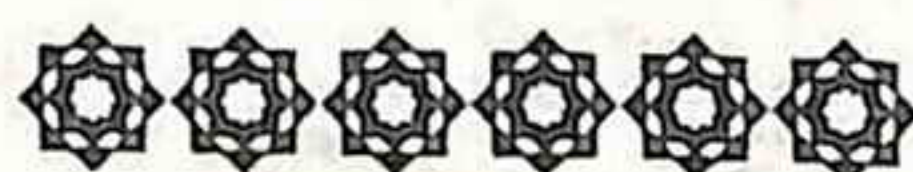
اِنَّمَا أَنَاقَاسِمٌ وَيُعْطِی اللّٰهُ☆

میں تو صرف قاسم ہوں خدا تعالیٰ دیتا ہے اور میں تقسیم کر دیتا ہوں

(مکرم منصور احمد نور الدین صاحب)

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ایمان لانے والوں کی پہلی اور بنیادی صفت یہ بیان فرمائی ہے کہ ”جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمایا ہے وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں“۔(البقرہ:4)

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مومنوں کی اس صفت کے سب سے بڑے مظہر نظر آتے ہیں۔آیئے ذیل کے مضمون میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت اُسوہ سے کچھ واقعات کا مطالعہ کریں، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آقا و مطاع کے اس خُلق کی شان میں جو بیان فرمایا وہ دیکھیں اور اسی طرح غیر مسلم اہل نظر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس صفت کو جس نظر سے دیکھا اس کا مطالعہ کریں۔

سب سے بڑے سخی

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سے سب سے زیادہ احسان کرنے والے اور سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ شجاع تھے۔

(مسلم کتاب الفضائل باب شجاعة رسول اللہ ﷺ)

ولیم میور لکھتے ہیں:۔

ترجمہ ”ان کی کالی سیاہ آنکھوں میں احساسات کی گہرائی نے، پُرکشش چہرے پر فتح کے تاثرات نے، اجنبیوں کا بھی اعتماد اور محبت حاصل کی۔اُن کا وجود ایک بے تکلف سی دلربا مسکراہٹ اور مشفقانہ انداز لئے ہوئے تھا۔ان کے ایک مداح (صحابی) کا کہنا ہے کہ وہ خوبصورت اور بہادر ترین تھے، اور انسانوں میں سب سے روشن چہرے والے اور سب سے زیادہ سخی“۔

(William Muir Life of Muhammad, page. 523)

> حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:
>
> ”آپؐ کے پاس ایک موقع پر بہت سی بھیڑ بکریاں تھیں۔ایک کافر نے کہا کہ آپؐ کے پاس اس قدر بھیڑ بکری جمع ہیں کہ قیصر و کسریٰ کے پاس بھی اس قدر نہیں۔آپؐ نے سب کی سب اس کو بخش دیں وہ اسی وقت ایمان لے آیا۔کہ نبی کے سوا اور کوئی اس قسم کی عظیم الشان سخاوت نہیں کر سکتا“۔
>
> (ملفوظات جلد دوم صفحہ 11)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کی کیفیت

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ میں جارہا تھا سامنے اُحد پہاڑ تھا اس کو دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا آجائے تو مجھے خوشی اس میں ہو گی کہ اس پر تیسرا دن چڑھنے سے پہلے اللہ کی راہ میں اسے

☆(بخاری کتاب الاعتصام...... باب قول النبی ﷺ لا تزال طائفة......)

خرچ کردوں اور ایک دینار بھی بچا کے اپنے پاس نہ رکھوں سوائے اس کے کہ جو میں قرض ادا کرنے کے لئے رکھ لوں اور سارا مال خدا کی راہ میں خرچ کردوں۔ آپؐ نے دائیں بائیں اور آگے پیچھے ہاتھوں کے اشارے کرکے بتایا (کہ اس اس طرح سارا مال دے دوں)۔ پھر فرمایا کہ جو لوگ زیادہ مالدار ہیں قیامت کے دن وہ گھاٹے میں ہوں گے۔ سوائے ان کے جو اس طرح دائیں بائیں آگے اور پیچھے خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں مگر ایسے لوگ بہت تھوڑے ہیں۔

(بخاری کتاب الرقاق باب قول النبی ﷺ ما یسرنی ان عندی مثل احد ذھبا)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:-

''رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایام وفات میں دریافت فرمایا کہ گھر میں کچھ ہے۔ معلوم ہوا کہ ایک دینار تھا۔ فرمایا کہ یہ سیرت یگانگت سے بعید ہے کہ ایک چیز بھی اپنے پاس رکھی جاوے''۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۰)

حضور ﷺ کو غربت اور احتیاج کا کوئی خوف نہ تھا

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کا واسطہ دیکر مانگا جاتا تو آپ حسب استطاعت ضرور دیتے ایک دفعہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا۔ آپ نے اس کو بکریوں کا اتنا بڑا ریوڑ دیا کہ دو پہاڑوں کے درمیان کی وادی بھر گئی۔ جب وہ بکریاں لے کر اپنی قوم میں واپس آیا تو آکر کہا اے لوگو! اسلام قبول کرلو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دیتے ہیں کہ جیسے غربت واحتیاج کا انہیں کوئی ڈر ہی نہیں۔

(مسلم کتاب الفضائل باب فی سخائہ ﷺ)

حقیقی رحمت

''محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تاریخی زندگی کی تعریف ان معجزانہ الفاظ سے بہتر ہوسکتی ہے کہ آپ ہر ضعیف اور ہر محتاج کے لئے سب سے بڑی رحمت تھے۔ تیموں مسافروں، ضعیفوں، فقیروں، بے کسوں اور مہجوروں کے لئے واقعی اور حقیقی رحمت اور نعمت تھے''۔

(پروفیسر لیک بحوالہ نقوش رسول نمبر صفحہ ۴۹۴)

صدقہ ادا کرنے میں جلدی

عقبہ بن حارثؓ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز عصر ادا کی۔ نماز کے بعد آپ نے جلدی کی اور فوراً گھر میں تشریف لے گئے کچھ دیر بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو میں نے یا کسی اور نے آپ سے (اس بارہ میں) عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے گھر میں صدقہ کی ایک سونے کی ڈلی چھوڑی تھی میں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ وہ ایک رات تک میرے پاس رہے۔ پس میں اسے تقسیم کرکے آیا ہوں۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب من احب تعجیل الصدقۃ من یومھا)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ حنین سے واپسی کے موقع پر کچھ بدو آپ کے پیچھے پڑ گئے وہ بڑے اصرار سے سوال کررہے

تھے جب آپ انہیں دینے لگے تو انہوں نے اتنا رش کیا کہ آپ کو مجبوراً ایک درخت کا سہارا لینا پڑا۔ حتیٰ کے آپ کی چادر چھین لی گئی۔ آپ نے فرمایا میری چادر تو مجھے واپس دے دو۔ پھر کیکروں کے بہت بڑے جنگل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا اگر اس وسیع جنگل کے برابر بھی میرے پاس اونٹ ہوں تو میں ان کو تقسیم کرنے میں خوشی محسوس کروں گا اور تم مجھے کبھی بھی بخل سے کام لینے والا، جھوٹ بولنے والا یا بزدلی دکھانے والا نہیں پاؤ گے۔

(بخاری کتاب الفرض الخمس باب ماکان النبی ﷺ یعطی المؤلفة قلوبھم)

خدا کی راہ میں دیا ہوا مال ہی بچتا ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ بکری ذبح کی گئی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ کچھ بچا بھی ہے میں نے عرض کی کہ حضور ایک دستی بچی ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ ایک دستی کے سوا سارا گوشت بچ گیا ہے۔

(ترمذی کتاب صفة القیامة باب ماجاء فی صفة اوانی الحوض)

تین سو اونٹ عطا فرمادیئے

غزوۂ حنین کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان کو سو اونٹ دیئے پھر سو اونٹ دیئے اور پھر مزید سو اونٹ دیئے یعنی تین سو اونٹ دیئے۔ صفوان کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھے سب سے زیادہ نفرت تھی لیکن اس عطا نے میرے بغض کو محبت میں بدل دیا۔

(مسلم کتاب الفضائل باب فی سخائه)

حضرت اسماءؓ کو نصیحت

حضرت اسماءؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اپنی پیسوں کی تھیلی کا منہ بند کر کے نہ رکھو ورنہ خدا بھی رزق بند کر دے گا۔

(بخاری کتاب الزکوة باب التحریض علی الصدقة)

لوگوں میں فیاضی کی روح پھونک دی

جان ڈیون پورٹ لکھتے ہیں:۔

''جن لوگوں کی طبیعتیں تعصب سے مبرّا ہیں۔ وہ بلا تامل اس بات کو تسلیم کریں گے کہ آنحضرت کا دین جس کے ذریعہ سے انسانوں کی قربانی کے بدلے نماز اور خیرات جاری ہوئی اور جس نے عداوت اور دائمی جھگڑوں کی جگہ فیاضی وحسنِ معاشرت کی ایک روح لوگوں میں پھونک دی''۔

(جان ڈیون پورٹ، بحوالہ ختم الرسل از نبی احمد خان صفحہ 443 تا 450)

تمام انسانوں میں سب سے بڑے سخی

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں سب سخیوں سے بڑے سخی کے بارہ میں نہ بتاؤں؟ اللہ تمام سخاوت کرنے والوں سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا ہے۔ پھر میں تمام انسانوں میں سے سب سے بڑا سخی ہوں۔

(مجمع الزوائد باب فی جودہ ﷺ باب ۹ صفحہ ۱۳)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دس درہموں کی برکت کا دلچسپ واقعہ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دس درہم تھے کہ

کپڑے کا ایک تاجر آیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے چار درہم میں ایک قمیص خریدا' وہ چلا گیا تو آپ نے وہ قمیص زیب تن فرما لیا۔ اچانک ایک حاجت مند آیا۔ اس نے آ کر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ مجھے قمیص عطا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت کے لباس میں سے کپڑے پہنائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی نیا قمیص اُتار کر اس کے حوالے کر دیا۔ پھر آپ دوکاندار کے پاس گئے اور اس سے ایک اور قمیص چار درہم میں خرید لیا۔ آپ کے پاس ابھی دو درہم باقی تھے کہ راستہ میں آپ کی نظر ایک لونڈی پر پڑی جو بیٹھی رو رہی تھی۔ آپ نے پوچھا کیوں روتی ہو؟ کہنے لگی یا رسول اللہ! مجھے اپنے مالکوں نے دو درہم دے کر آٹا خریدنے بھیجا تھا' درہم گم ہو گئے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی دو درہم اسے دے دیئے مگر وہ پھر بھی روتی جا رہی تھی۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ اب کیوں روتی ہو؟ وہ کہنے لگی اس خوف سے کہ گھر والے (تاخیر سے گھر لوٹنے کی) سزا دیں گے۔ آپ اس بچی کے ساتھ ہو لئے اور اس کے گھر تشریف لے گئے۔ وہاں پہنچ کر (آپ نے سلام کیا) دوبارہ سلام کیا سہ بارہ سلام کیا تو گھر والوں نے جواب دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا کہ کیا تم نے پہلی مرتبہ سلام سنا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں لیکن ہم چاہتے تھے کہ آپ ہمیں اور زیادہ سلام کریں۔ ہمارے ماں باپ تو آپ کے مقابل پر کوئی فوقیت نہیں رکھتے۔ اس پر آپ نے فرمایا: کہ مجھے اس لونڈی پر ترس آیا کہ کہیں تم اسے مارنے نہ لگ جاؤ اس مالک نے اس پر کہا کہ یہ اللہ کی خاطر آزاد ہے کیوں کہ آپ اس کے ساتھ تشریف لائے ہیں۔ اس پر آپ نے انہیں جنت کی بشارت دی اور فرمایا: اللہ نے ان دس درہموں میں کتنی برکت رکھی۔ ان سے اللہ نے اپنے نبی کو قمیض پہنائی اور پھر ان کے ذریعہ سے ایک انصاری شخص کو بھی قمیض پہنا دی اور پھر ان کے ذریعہ سے ایک گردن آزاد کر دی۔

(مجمع الزوائد جلد 9 صفحہ 13 باب فی جودہ ﷺ)

> حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:
> "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت تھی کہ آپ کے پاس جو کچھ ہوتا تھا وہ سخاوت کر دیا کرتے تھے ایک بار آپ کے گھر میں ......ایک مہر تھی آپؐ نے اس کو لے کر تقسیم کر دیا"۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۴۶۳)

غیر محدود فیاضی

"آپ کی (یعنی رسول کریم ﷺ) کی خوش اخلاقی، فیاضی، رحمدلی محدود نہ تھی۔"

(ڈاکٹر جی ویل، بحوالہ نقوش سیرت رسول نمبر صفحہ ۴۴۷)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت رمضان میں تیز آندھی کی شدت سے بھی بڑھ جاتی

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے بڑھ کر سخی تھے اور آپ کی سخاوت رمضان کے مہینہ میں اپنے انتہائی عروج

پر پہنچ جاتی تھی، جب جبریلؑ آپ سے ملاقاتیں کرتے تھے اس وقت آپ کی سخاوت اپنی شدت میں تیز آندھی سے بھی بڑھ جاتی تھی۔

(بخاری کتاب الصوم باب اجود ما کان النبی ﷺ)

خَبَأتُ هٰذا لَک

حضرت مِسوَر بن مخرمہؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں میں قبائیں تقسیم فرمائیں اور مخرمہؓ (نابینا صحابی) کو کوئی قبا نہ دی (دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس موقعہ پر وہ موجود نہ تھے)۔ اس پر مخرمہ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ چلو بیٹا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلتے ہیں۔ مِسوَر کہتے ہیں کہ میں ان کے ساتھ گیا اور انہوں نے مجھے کہا کہ تُو اندر (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں) جا اور ان کو بلا لا۔ اس پر میں اندر گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا لایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قبا پکڑ رکھی تھی اور فرما رہے تھے کہ (خَبَأتُ هٰذا لَکَ) مخرمہ میں نے یہ قبا تمہارے لئے سنبھال کے رکھی تھی۔ راوی کہتے ہیں کہ اس پر مخرمہ خوش ہو گئے۔

(بخاری کتاب اللباس باب القباء و فروج حریر)

کسی کا سوال بھی رد نہ فرماتے تھے

حضرت سہلؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لباس کی ضرورت دیکھ کر ایک صحابیہ نے ایک خوبصورت چادر کڑھائی کر کے آپ کی خدمت میں پیش کی اور عرض کی کہ یہ میں نے آپ کے لئے اپنے ہاتھ سے بُنی ہے تا کہ آپ اس کو استعمال فرمائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی ضرورت بھی تھی آپ اندر گئے اور وہ چادر زیب تن فرما کر باہر تشریف لائے۔ ایک صحابی نے کہا کیا عمدہ چادر ہے یہ مجھے پہنا دیجئے۔ اس پر لوگوں نے اس کو کہا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پہن لیا اور آپ کو اس کی ضرورت بھی تھی تو تم نے کیسے یہ چادر مانگ لی حالانکہ تم یہ بھی جانتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی کا سوال رد بھی نہیں کرتے۔ اس پر اُس نے کہا کہ یہ میں نے پہننے کے لئے تھوڑی مانگی ہے میں نے تو یہ اپنے کفن کے لئے مانگی ہے۔ سہل کہتے ہیں کہ بعد ازاں یہ چادر اس صحابی کا کفن بنی۔

(بخاری کتاب الجنائز باب من استعد الکفن فی زمن النبی ﷺ)

آپ ﷺ کی فیاضی وسیر چشمی غیر محدود تھی

”آپ ہر شخص سے ہر وقت ملنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ آپ کی فیاضی وسیر چشمی غیر محدود تھی۔ اصلاحِ قوم کی فکر میں ہمہ وقت مصروف ومنہمک رہتے تھے۔ آپ نے قوم کے لئے بہترین مثال پیش کی۔“

(ڈاکٹر گلیوڈیا، بحوالہ نقوش رسول نمبر صفحہ ۴۸۷)

دونوں ہاتھ بھر کر سونے کے زیور عطا فرما دیئے

حضرت ربیعہ بنت معوذؓ بن عفراء بیان کرتی ہیں کہ مجھے میرے والد معوذ بن عفراء نے تازہ کھجوروں کا

ایک طشت اور کچھ ککڑیاں دے کر حضورؐ کی خدمت میں (تحفہ) پیش کرنے کے لئے بھجوایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوٹی ککڑیاں بہت پسند تھیں۔ اس زمانہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بحرین کے علاقے سے کچھ زیورات آئے ہوئے تھے آپؐ نے مٹھی بھر زیور مجھے عطا فرمائے۔ دوسری روایت میں ذکر ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ بھر کر سونے کے زیور ربیعہؓ کو دیئے اور فرمایا یہ زیور پہن لو۔

(مجمع الزوائد جلد نمبر ۹ صفحہ ۱۳ باب فی جودہ ﷺ)

نہایت خوش طینت، عادل اور فیاض

مسٹر گورہم لکھتے ہیں" وہ نہایت خوش طینت، عادل، فیاض اور بردبار تھے۔"

(مسٹر گورھم، نقوش رسول نمبر صفحہ ۴۸۷)

چھ ہزار جنگی قیدی بغیر معاوضے کے رہا فرمادیئے

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوازن کے چھ ہزار جنگی قیدی بغیر کسی معاوضے کے رہا کر دیئے۔ ایک مرتبہ حضرت ابن عباسؓ کو اتنا سونا مرحمت فرمایا کہ وہ اسے اٹھا بھی نہ سکتے تھے۔

(الشفاء لقاضی عیاض فصل و اما الجود و الکرم جلد اول صفحہ ۶۵،۶۶)

نوے ہزار درہم ایک ہی وقت میں تقسیم فرمادیئے

ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں نوے ہزار درہم پیش کئے گئے آپ نے انہیں ایک چٹائی پر رکھوا لیا اور تقسیم فرمانے لگے۔ ہر سائل کو عطا فرماتے اور کسی کو بھی خالی ہاتھ نہ جانے دیتے۔ جب آپ سارے درہم تقسیم فرما چکے تو ایک اور سائل آ گیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم ہمارے نام پر اپنی ضرورت کی چیزیں خرید لو۔ جب کہیں سے مال آئیگا تو ہم تمہارے قرض کی ادائیگی کر لیں گے۔ اس موقعہ پر حضرت عمرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! جس کام کی استطاعت نہیں وہ اللہ تعالیٰ نے ضروری قرار نہیں دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند نہ آئی۔ ایک انصاری نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ خرچ کرتے چلے جائیں کیونکہ اللہ آپ کو مال کی کمی کبھی بھی نہیں ہونے دے گا۔ یہ سن کر آپ مسکرائے اور آپ کا چہرۂ مبارک سے خوشی کے آثار جھلکنے لگے فرمایا مجھے یہی حکم ملا ہے۔

(الشفاء لقاضی عیاض فصل و اما الجود و الکرم جلد اول صفحہ ۶۵،۶۶)

"نہیں" کہنا آپ کو ناپسند تھا

ولیم میور لکھتے ہیں:۔

ترجمہ" حیا، رحم دلی، صبر، عاجزی، سخاوت ان کے وجود میں سرایت کر گئے اور ان کے گرد بسنے والوں کی محبتوں کو اپنے اندر محو کر لیا۔ "نہیں" کہنا آپ کو ناپسند تھا"

(Sir William Muir Life of Muhammad, page 525)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ خرید کر رقم اور اونٹ دونوں مالک کے حوالے کر دیئے

ابو المتوکل الناجی حضرت جابر بن عبداللہؓ کے پاس آئے اور کہا کہ آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سنا ہے وہ بیان کریں انہوں نے بتایا کہ ایک مرتبہ میں

ایک غزوہ سے واپسی پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔آپؐ نے فرمایا کہ جوکوئی آگے بڑھ کر اپنے گھر والوں کو پہلے ملنا چاہے وہ تیزی سے روانہ ہوکر گھر پہنچ جائے۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ یہ سن کر ہم جلدی سے آگے بڑھے۔میں ایک کالے سرخ بے داغ اونٹ پر سوار تھا۔ لوگ مجھ سے پیچھے رہ گئے۔ یکا یک میرا اونٹ اڑ گیا(جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھ تک پہنچے) تو فرمایا کہ اے جابر! اپنا اونٹ مضبوطی سے تھام اور پھر آپ نے اس کو ایک چابک ماری تو وہ چل پڑا اور دوسروں سے آگے نکل گیا اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے جابر! کیا تو اپنا اونٹ بیچتا ہے۔میں نے کہا ہاں بیچوں گا حضرت جابر کہتے ہیں کہ جب میں مدینہ پہنچا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ مسجد میں تشریف لے گئے۔میں آپ کے پاس گیا اور اونٹ کو باندھ دیا۔میں نے عرض کیا کہ یہ آپؐ کا اونٹ حاضر ہے آپؐ باہر نکلے اور اونٹ کے گرد پھرنے لگے اور فرمانے لگے یہ ہمارا اونٹ ہے پھر آپؐ نے اونٹ کی قیمت کے طور پر کئی اوقیہ سونا بھیجا اور فرمایا یہ جابر کو دے دو پھر مجھ سے پوچھا کہ کیا تو نے اس کی پوری قیمت لے لی میں نے عرض کی ہاں یارسول اللہ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ رقم اور اونٹ دونوں تمہارے ہوئے۔

(بخاری کتاب الجہاد باب من ضرب دابة غیرہ فی الغزو)

ترحم وعنایات سے پُر زندگی

ٹی۔ایل وسوانی لکھتے ہیں:۔

محمد(صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی ترحم وعنایات و اچھائی سے پُر ہے''۔(بحوالہ نقوش رسول نمبر صفحہ 460)

مالک بن عوف پر نظرِ کرم

غزوہ طائف کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوازن کے وفد سے مالک بن عوف کا حال دریافت فرمایا کہ اس کا کیا حال ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ وہ طائف میں بنوثقیف کے ساتھ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالک کو بتاؤ کہ اگر وہ میرے پاس مطیع وفرمانبردار ہو کر آئے گا تو میں اس کے اہل وعیال اور مال ومنال واپس لوٹا دوں گا اور مزید سو اونٹ دوں گا۔ مالک کو یہ بات پہنچائی گئی تو وہ طائف سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف روانہ ہوا۔مالک بنوثقیف سے(اپنی جان کے بارے) میں خوف زدہ ہوا کہ کہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ان کو معلوم نہ ہوجائے اور وہ اس کو روک نہ لیں۔اس لئے اس نے اپنی سواری(اونٹنی) تیار کرنے کا حکم دیا جو اس کے لئے تیار کردی گئی اور(اس کے ساتھ) اس نے ایک گھوڑا تیار کرنے کا بھی حکم دیا اس گھوڑے کو طائف لایا گیا۔ مالک رات کے وقت نکلا اپنے گھوڑے پر سوار ہوا۔ اسے ایڑ لگائی یہاں تک کہ اپنی سواری(اونٹنی) کے پاس پہنچا یعنی اس مقام پر جہاں اس کو ٹھہرانے کا کہا گیا تھا اس پر سوار ہوا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ یا جِعِرَّانہ کے مقام پر جاملا۔آپ نے اس کے اہل وعیال اور مال ومنال اس کو لوٹا دیے اور اس کے علاوہ سو اونٹ اس کو دیے۔اس پر اس نے اسلام قبول کرلیا اور نہایت اعلیٰ درجہ کا مسلمان ثابت ہوا۔اسلام قبول کرنے کے بعد اس نے یہ شعر پڑھے:

میں نے سب لوگوں میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جیسا شخص نہ دیکھا نہ سنا۔

جب آپ سے عطا طلب کی جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑھ کر اور سب سے زیادہ عطا کرنے والے ہیں۔

(السیرة النبویة لابن ھشام زیر امر اموال ھوازن و سبایاھا و عطایا ...صفحہ 797)

غریب پرور وجود

''میں نیک اور فاضل ''سپین ہیمیس'' کی جرأت کی تحسین کئے بغیر نہیں رہ سکتا جس نے تسلیم کیا ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کامل طور پر فطری قابلیتوں سے آراستہ تھے۔ شکل میں نہایت خوب صورت، فہیم اور دوررس عقل والے، پسندیدہ وخوش اطوار، غرباء پرور، ہر ایک سے متواضع ......بُردباری، صدقہ وخیرات، رحم وکرم، شکرگزاری، والدین اور بزرگوں کی تعظیم کی نہایت تاکید کرنے والے اور خدا کی حمد وتعریف میں نہایت کثرت سے مشغول رہتے تھے''۔

(انگریزی ترجمہ قرآن . بعنوان ٹو دی ریڈر صفحہ ۷ ، از جارج سیل
بحوالہ نقوش رسول نمبر صفحہ ۴۸۶)

آخری وقت میں بھی صدقہ کی طرف توجہ

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس سات یا آٹھ دینار رکھوائے ہوئے تھے۔ آخری بیماری میں فرمایا کہ اے عائشہ! وہ سونا جو تمہارے پاس تھا کیا ہوا؟ عرض کیا میرے پاس ہے۔ فرمایا صدقہ کردو۔ پھر آپ پر غشی طاری ہوگئی اور حضرت عائشہؓ آپ کے ساتھ مصروف ہوگئیں۔ جب ہوش آئی، پوچھا کہ کیا وہ سونا صدقہ کردیا؟ عرض کی، ابھی نہیں کیا۔ چنانچہ آپ نے وہ دینار منگوا کر ہاتھ پر رکھ کر گنے اور فرمایا محمد کا اپنے ربّ پر کیا توکل ہوا اگر خدا سے ملاقات اور دنیا سے رخصت ہوتے وقت یہ دینار اس کے پاس ہوں۔ پھر وہ دینار صدقہ کردیئے اور اسی روز آپ کی وفات ہوگئی۔

(صحیح ابن حبان باب ذکر من یستحب للمرء أن یکون ...... جلد ۲ صفحہ ۴۹۱)
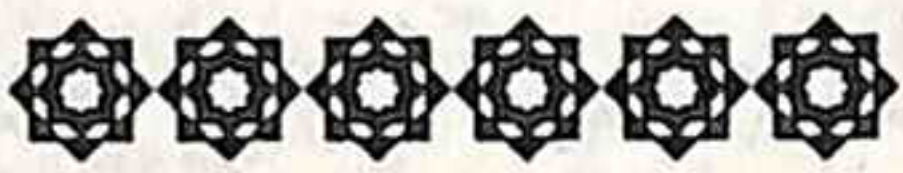
اعلان تبدیلی مدیر ماہنامہ ''خالد''

مکرم ومحترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے نئے مدیر خالد کے طور پر مکرم طارق محمود طاہر صاحب کا تقرر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہترین خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اسی طرح ادارہ مکرم منصور احمد نورالدین صاحب کے لئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ان کی خدمات کی بہترین جزا عطا کرے۔ آمین۔ نئے آنے والے مدیر کو ہم خوش آمدید کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ماہنامہ ''خالد'' کے معیار کو مزید بہتر اور مفید بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

خلافت کی ضرورت، اہمیت اور اس کی برکات

(مکرم عبدالوھاب آدم صاحب۔ امیر و مشنری انچارج گھانا)

مکرم عبدالوھاب آدم صاحب نے جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۵ء کے موقعہ پر خلافت کے موضوع پر تقریر کی جو کہ تلخیص کے ساتھ قارئین 'خالد' کے لئے شائع کی جارہی ہے۔ مدیر

اللہ تعالیٰ مومنوں سے خلافت کا وعدہ کرتے ہوئے فرماتا ہے: ''تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں''۔

(النور:۵۶)

خلافت کے معنی نیابت اور جانشینی کے ہوتے ہیں۔ قرآنی اصطلاح میں خلیفہ کا ایک معنی نبی کا ہے جو دراصل اللہ کا نمائندہ ہوتا ہے۔ اس کا دوسرا معنی نبی کا قائم مقام اور اس کا جانشین ہوتا ہے۔ ان معنوں کے لحاظ سے خلافت نورِ نبوت کا تسلسل ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَاكَانَتْ نُبُوَّةٌ قَطُّ اِلَّا تَبِعَتْهَا خِلَافَةٌ.

(کنزالعمال حدیث نمبر ۳۲۲۴۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس امر پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

''سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے''۔

(شہادت القرآن، روحانی خزائن جلد نمبر ۶ صفحہ ۳۵۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بعد ''قدرت ثانیہ'' کے نام سے خلافت کی خوشخبری سنائی تھی۔ فرمایا:

''میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے...... چاہئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں، میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں''۔

(الوصیت صفحہ ۷۔۹)

...... آیت استخلاف میں خدا تعالیٰ نے صاف فرمایا ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ اس آیت کی ترکیب میں تاکیدی حروف اور الفاظ استعمال کر کے اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ خلیفہ کا بنانا کسی انسان یا حکومت کا کام نہیں ہے بلکہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ کے علماء اور بادشاہوں کی متعدد کوششوں اور بے حد زور لگانے کے باوجود ان سے خلیفہ نہ بن سکا۔

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت الحاج مولانا حکیم نورالدین کو خلیفہ بنایا تو آپ نے نظام خلافت کو مضبوطی سے قائم فرمایا اور پرشوکت الفاظ میں فرمایا:

''مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا ہے۔ اور نہ میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے۔ پس مجھ کو نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا اور نہ میں اس کے بنانے کی قدر کرتا ہوں اور اس کے چھوڑنے پر تھوکتا بھی نہیں اور نہ اب کسی میں طاقت ہے کہ اس خلافت کی رداء کو مجھ سے چھین سکے''۔ (اخبار بدر 4/جولائی 1912ء)

پھر فرمایا: ”میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے بھی خدا نے خلیفہ بنایا ہے۔ جس طرح ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو بنایا تھا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مجھے خلیفہ بنایا ہے“۔

(اخبار بدر 12 جنوری 1912ء)

......خلیفہ کا وجود غیر معمولی خوبیوں کا مالک ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں خلیفہ ”جماعت کے بزرگ“ ہوتے ہیں اور ”نفس پاک“ رکھتے ہیں۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ ان کو چنتا ہے۔

حضرت الحاج مولانا نور الدین صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پہلے خلیفہ بنے۔ حضرت مسیح موعودؑ (کے کامل اطاعت گزار تھے) یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے حق میں یہ تعریفی کلمات کہے:

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نوردیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نورِ یقیں بودے

کیا ہی اچھا ہوتا اگر جماعت کا ہر فرد نورالدین ہوتا ایسا ہی ہوتا اگر ہر دل یقین کے نور سے پُر ہوتا۔

......حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد حضرت الحاج مولانا حکیم نورالدین تقویٰ، علم، قربانی اور اطاعت رسول میں جماعت کے ہر فرد سے بڑھ کر تھے۔

ان مثالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ خلیفہ اپنے زمانہ میں اطاعت رسول، فہم قرآن، ایمان اور قربانیوں میں سب سے آگے ہوتا ہے۔

فہم قرآن کے سلسلہ میں ہمارا مشاہدہ ہے کہ ضرورت پر اللہ تعالیٰ خود اپنے پیارے خلیفہ کو قرآن مجید سکھاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ سکھانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے فرشتہ بھیجا تھا۔ چنانچہ آج بھی حضرت مصلح موعود کی تفاسیر موجود ہیں، جو چاہے پڑھ کر خود فیصلہ کر لے کہ کیا یہ سچ نہیں کہ اللہ تعالیٰ خلیفہ کو خود قرآن مجید سکھاتا ہے۔

......خلافت آج کی اہم ضرورت ہے اس سے انکار ہرگز ممکن نہیں۔ آپ نے خلافت کانفرنس کے انعقاد کے بارہ میں ضرور متعدد بار سنا ہوگا۔ کبھی لاہور میں کبھی لندن میں اور کبھی کسی اور جگہ پر خلافت کانفرنس منعقد کی جارہی ہے۔ لیکن دیکھنے والی بات یہ ہے کہ کیا ان کوششوں کے نتیجہ میں کوئی خلیفہ بنا؟

خواہ یہ کوششیں اپنے مقصد میں کامیاب ہوں یا نہ ہوں ان سے یہ ضرور ثابت ہوتا ہے کہ...... کس شدت سے خلیفہ کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

افریقہ میں ایک ضرب المثل ہے کہ ایک انسان بغیر ہاتھ پاؤں اور دیگر انسانی اعضاء کے زندہ رہ سکتا ہے لیکن کیا کسی نے یہ دیکھا ہے کہ ایک انسان بغیر سر کے زندہ رہا ہو؟ پس...... بغیر امام کے کس طرح زندہ رہ سکتا ہے؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آخری زمانہ میں امام کے ساتھ وابستہ رہنے پر جتنا زور دیا اس حدیث سے پتہ چلتا ہے۔ فرمایا:

”اگر تم دیکھ لو کہ اللہ کا خلیفہ زمین میں موجود ہے تو اس سے وابستہ ہو جاؤ اگرچہ تمہارا بدن تار تار کر دیا جائے۔ اور تمہارا مال لوٹ لیا جائے“

(مسند احمد بن حنبل حدیث نمبر 22333)

آج نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس واضح ارشاد کے برخلاف......، احمدیہ جماعت کے علاوہ ”سر کے بغیر ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ...... کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کیا جائے۔ اس ضرورت کے اظہار کے لیے مکہ سے نکلنے والے ایک رسالہ نے اداریہ لکھا ہے۔ اس رسالہ کا نام Muslim World League ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ:

"How can Muslims who are divided into numerous sects, races, cultures, languages, habits, interests and alignments be brought into one unit under the leadership of Khalifatul Muslimeen. This is an important question of the time and we submit this prime question to the leaders of the Ummah".

(Muslim World League, Janurary 1975)

کہ اس زمانہ میں مختلف فرقوں سے تعلق رکھنے والے مسلمان، جن کی تہذیب و تمدن مختلف، زبانیں مختلف، جن کی عادات جدا جدا اور الگ الگ رجحانات اور دلچسپیوں کے مالک ہیں۔ اس صورت میں کیسے ممکن ہے کہ مسلمانوں کو ایک خلیفۃ المسلمین کی قیادت میں وحدت کی لڑی میں پرویا جائے؟''

رسالہ کے مدیر لکھتے ہیں'' آج کے دور کا یہ ایک اہم سوال ہے۔ ہم یہ سوال ساری امت کے راہنماؤں اور دانشوروں کے سامنے رکھتے ہیں کہ وہ اس کا جواب دیں''۔

اس حوالہ سے یہ صاف پتہ چلتا ہے کہ.....کو خلیفۃ .....کی ضرورت واہمیت تو شدت سے محسوس ہوتی ہے۔

اہل مکہ کی طرف سے اٹھنے والے سوال کا جواب تو اللہ نے چودہ سو سال پہلے آیت استخلاف میں واضح طور پر تاکید در تاکید کے ساتھ دے دیا تھا کہ ایسے ایمان لانے والے جو عمل صالح بھی بجا لاتے ہیں کے ساتھ خدا کا پکا وعدہ ہے کہ وہ خود ایسی قیادت فراہم کرے گا جو اُمت میں وحدت پیدا کرے گی۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرتؐ نے بھی ''خلافت علیٰ منہاج النبوۃ'' کی خوشخبری دی تھی۔

☆.....ہم میں خلافت کا قیام اس امر کا بیّن ثبوت ہے کہ عنداللہ جماعت احمدیہ ہی واحد (دینی) جماعت ہے جو خلافت کے شرائط یعنی ایمان اور عمل صالح کو پورا کرتی ہے۔

سوائے احمدیو! جو دنیا کے مختلف ممالک میں آباد ہو ہم پر اللہ تعالیٰ کا کتنا فضل ہے کہ اس نے ہمیں خلافت جیسی عظیم نعمت عطا کی ہے۔

☆.....جماعت احمدیہ کی تاریخ میں خوف کے کئی ادوار آئے۔ وقت کی قلت کے باعث چند واقعات کا ذکر کرتا ہوں تا کہ پوری دنیا اس بات کی گواہی دے کہ کس شان سے اللہ تعالیٰ نے اس جماعت سے جو وعدے کئے تھے کہ خوف کے مواقع کو امن میں تبدیل کر دے گا، پورے کئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر جماعت کو کتنے خوف کی حالت کا سامنا ہوا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے کس شان سے ہم میں خلافت کا نظام جاری فرما کر جماعت کے خوف کو امن میں تبدیل کر دیا۔ درحقیقت ہر خلیفہ کی وفات پر جماعت نے خوف کی حالت دیکھی ہے اور ہر موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے معجزانہ طور پر اپنی قدرت دکھائی ہے۔

یہ تو ہمارے اپنے سامنے کی بات ہے کہ جماعت کے مخالفین جب خوشیاں منا رہے تھے کہ حضرت خلیفہ رابع کی وفات پر جماعت منتشر ہو جائے گی اور انہوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ اب تو MTA بھی ہے۔ اس پر دیکھ لینا کہ جماعت میں کس طرح سے تفرقہ پھوٹ پڑتا ہے۔ لیکن انہوں نے اپنی آنکھوں سے کیا نظارہ دیکھا؟

دنیا جہاں کے احمدی، ہر قوم سے ہزاروں کی تعداد میں اُس رات (بیت) فضل لندن میں اور اس کے ارد گرد جمع تھے۔ خلیفہ بننے کے بعد جب (بیت) میں موجود احباب کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مخاطب کر کے فرمایا ''بیٹھ جائیں'' تو اُس وقت یہ سارے کے سارے احمدی، کیا وہ احمدی

جو (بیت) کے اندر تھے اور کیا وہ احمدی جو (بیت) کے باہر تھے، کیا وہ احمدی جو یورپ کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے تھے، یا امریکہ سے آئے ہوئے تھے یا آسٹریلیا سے آئے ہوئے تھے یا ایشیاء سے آئے ہوئے تھے یا افریقہ سے آئے ہوئے تھے، وہ سب کے سب مجسم اطاعت بن کر بیک وقت بیٹھ گئے۔ تب جماعت کے مخالفین کی خوشی غم میں بدل گئی اور انہوں نے گواہی دی کہ یہ جماعت منتشر ہونے والی جماعت نہیں ہے۔ یہ جماعت مٹنے والی جماعت نہیں۔ بلکہ یہ...... واحد جماعت ہے جو خود زندہ ہے اور دوسروں کو بھی زندہ کرنے والی ہے۔

ہم سب جانتے ہیں کہ 1974ء میں بڑے خوف وہراس کے حالات تھے۔ مخالفت کا ایک طوفان تھا جو ہر طرف آیا ہوا تھا، اُس وقت احمدی...... پر ظلم کی کیا شکل تھی، اس کا نقشہ لندن کے اخبارات The Times اور The Telegraph نے (اپنی 9 جون 1974ء اور 3 مئی 1974ء کی اشاعت میں) کھینچا......

جماعت پر یہ بیحد خوف کی کیفیت تھی۔ احمدیوں کو نابود کرنے کی یہ خوفناک سازش تھی۔ ساری دنیا کے احمدی شاہد ہیں کہ جن بھائیوں کی دکانیں جلادی گئیں تھیں اور گھر مسمار کر دیئے گئے تھے۔ جن کی فصلیں تباہ کر دی گئیں تھیں، جب خلیفۂ وقت سے ملاقات کر کے باہر نکلتے تو ان کے چہروں پر مسکراہٹ ہوتی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے کیا خوب فرمایا تھا کہ: ”کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا جو ہماری مسکراہٹیں چھین سکے“۔

خلیفہ کی راہنمائی اور دعاؤں کی برکت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ جماعت احمدیہ اُس خوف میں سے، امن کے ساتھ باہر نکلی۔ یہ مخالفین، جماعت کا کچھ بھی بگاڑ نہ سکے۔ آج خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ دنیا کے 181 ممالک میں فتح کے جھنڈے گاڑ رہی ہے اور وہ دشمن احمدیت جو جماعت کو نابود کرنے اٹھا تھا وہ ناکام و نامراد رہا......

خلافت رابعہ کے دور میں حکومت پاکستان کے صدارتی آرڈیننس سے از حد خوف وہراس کی کیفیت پیدا ہوئی۔ طرح طرح کی پابندیاں تھیں۔ احمدیوں نے جیلوں میں جانا پسند کیا لیکن کلمہ حق کا دامن نہ چھوڑا۔ .... جماعت کے بہت سے احباب نے جانی قربانی کی توفیق پائی اور اسیران راہ مولیٰ جیسی اصطلاحوں نے جنم لیا۔

اللہ کی خاطر احمدیوں کی جانی قربانی کی مثال وہ 213 سے زائد (خدا کی راہ میں قربان) احمدی ہیں جنہوں نے بڑی جوانمردی سے (خدا کی راہ میں قربانی) کو گلے لگایا۔ ایک باپ کے سامنے اس کے بیٹے کو ذبح کیا گیا۔ مخالفوں نے بیٹے کی لاش کی طرف اشارہ کر کے باپ کو یوں مخاطب کیا۔ اگر تم احمدیت سے باز نہ آئے تو تمہارا بھی یہی حشر کریں گے۔ اس عظیم باپ نے کہا:

یہ تو میرا بیٹا تھا۔ اس کی تربیت میں نے کی تھی۔ کیا تم مجھے ایمان میں اپنے بیٹے سے بھی کمتر سمجھتے ہو۔ جو کرنا ہے کر ڈالو مجھے اس کی ذرا بھی پرواہ نہیں۔ یوں بیٹا اور پھر باپ دونوں نے احمدیت کی خاطر تڑپ تڑپ کر جان دے دی۔

۞ ...... احرار نے جماعت احمدیہ کو قادیان سے ختم کرنے کی قسم کھائی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تحریک جدید کی بنیاد رکھی اور جماعت کو ساری دنیا میں پھیلانے کا منصوبہ بنایا۔ گویا آپ نے بزبانِ حال احرار کو

دعوت دی کہ ''آؤ ہمارا پیچھا کر کے دکھاؤ'' تم ہم کو کہاں کہاں سے مٹاؤ گے؟ ہم تو ہر سمت پھیلنے والے ہیں۔ اگر ہمت ہے تو آؤ اور ساری دنیا میں ہمارا پیچھا کرو۔

پھر ربوہ کے قیام کا معجزہ دیکھیں خاکسار کو 1956ء میں ربوہ جانے کی سعادت ملی۔ میں نے اپنی ان آنکھوں سے دیکھا کہ اس وقت بھی ربوہ ایک بے آب وگیاہ بنجر بیابان جگہ تھی جہاں نہ سبزہ نہ پانی، نہ بجلی نہ ٹیلیفون، آندھی آئے تو ساری فضا کالی سیاہ ہو جاتی تھی۔ اور سر چھپانے کے لئے جگہ نہ ملتی تھی۔ ماضی میں آباد کرنے کی ہر کوشش ناکام ہوئی۔ جب اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے تحت احمدی قادیان سے نکلے تو جماعت کو ایک اور مرکز کی ضرورت پڑی۔ جماعت کو اس غرض کے لئے یہی بنجر زمین ملی۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے یہاں مرکز بنانے کا فیصلہ کیا تو یہی بنجر زمین سرسبز وشاداب شہر بن گیا۔

☆ ...... ربوہ کا قیام اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت میں ایک ناقابل تردید معجزہ ہے اور ثابت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے خلیفہ کے منصوبوں کو کس شان سے کامیاب بناتا ہے۔

گھانا کے ایک سفیر General C.C. Bruce ربوہ تشریف لے گئے۔ انہوں نے شہر دیکھا۔ جب ان کو ربوہ شہر کی تاریخ بتائی گئی تو کہنے لگے کہ اس شہر کا قیام اکیلا ہی ہستی باری تعالیٰ کا زبردست ثبوت ہے۔ Mr Acquaron انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس کے رجسٹرار تھے۔ ایک بار وہ حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے ساتھ ربوہ تشریف لے گئے۔ واپسی پر انہوں نے لندن میں ربوہ کے متعلق اپنے تاثرات بیان کئے۔ فرمایا: میں دنیا کی ایک بستی دیکھ کر آیا ہوں جہاں ہر ترقی یافتہ شہر کا ایک ایک مفید ادارہ اور ہر جدید ترین سہولت میسر ہے۔ ہسپتال، سکول، کالج، Research Centre، (بیوت)، دفاتر، لائبریری، بجلی، ٹیلیفون غرض ہر مفید چیز اور اچھی خوبی موجود ہے۔ لیکن عجیب بات ہے کہ دوسرے ترقی یافتہ شہروں میں جو خامیاں ہیں اور برائیاں پائی جاتی ہیں۔ ان میں سے اس شہر ربوہ میں کوئی بھی برائی نہیں ہے۔

ربوہ ہی کا واقعہ ہے کہ جب 1953ء میں جماعت کے مخالفین نے ربوہ پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنایا تو حضرت مصلح موعود نے (بیت) مبارک میں کھڑے ہو کر فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کو دیکھتا ہوں کہ وہ ہماری مدد کے لئے دوڑتا ہوا آتا ہے۔ اور بعد کے حالات نے ثابت کیا کہ حضور نے واقعی اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر اُس خوف کے امن میں تبدیل ہونے کا اعلان فرمایا تھا۔

دیکھیں کہ کس طرح ایک خلیفہ جماعت کو خوف کی حالت سے نکال کر مجلس نصرت جہاں کے عظیم الشان منصوبہ کی بنیاد ڈالتا ہے۔ جس کے تحت افریقہ میں ہزارہا طلباء جماعت کے تعلیمی اداروں میں علم حاصل کر رہے ہیں۔ اور لکھو کھہا مریض جماعت کے ہسپتالوں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

پھر دیکھیں کہ ایک خلیفہ نے جماعت کو خوف کی حالت سے نکال کر (انسانی خدمت کرنے والے) مفید ادارہ کی بنیاد ڈالی۔ جس کے ذریعہ Rwanda اور Bosnia کے مظلوموں اور Tsunami اور زلزلہ کے متاثرین اور دکھی انسانوں کی ہمدردانہ اور مخلصانہ امداد اور خدمت کا کام کیا جاتا ہے۔ پھر یہ بھی دیکھیں کہ کس طرح ایک خلیفہ نے جماعت کو خوف کی حالت سے نکال کر 700 سال کے طویل عرصہ کے بعد Spain کی سرزمین میں سب سے پہلی (بیت) تعمیر کروائی۔ جس

سے ہر روز پانچ دفعہ اللہ اکبر کی آواز بلند کی جاتی ہے۔

پھر یہ بھی دیکھنے والی بات ہے کہ کس طرح ایک خلیفہ نے جماعت کو خوف کی حالت سے نکال کر یورپ کے وسط لندن میں یورپ کی سب سے بڑی اور عالی شان 'بیت الفتوح' تعمیر کروائی ہے۔ جہاں سے حقیقی (دین) کی (اشاعت) کونے کونے میں کی جا رہی ہے۔

میں پوچھتا ہوں کہ جس انسان کے پیچھے دشمن لگا ہو، کیا اس کی قوتِ عمل مفقود ہو جاتی ہے یا تیز سے تیز ہو جاتی ہے۔ خلیفہ ہی ایک ایسا وجود ہے جو اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق خوف اور خطرہ کے ناقابل برداشت حالات میں بھی بنی نوع انسان کو خدمت میں تیزی سے آگے بڑھاتا چلا جاتا ہے۔

......آج آپ دنیا کے کسی کونے میں جائیں۔ ہر ملک سے آپ کو یہی آواز آئے گی کہ ''احمدیت'' کے نام کے ساتھ صرف اور صرف ''امن، محبت اور بنی نوع انسان کی بے لوث خدمت'' منسلک ہے۔

اس کی ایک اہم وجہ خلفاء کے دورہ جات ہیں۔ خلیفۂ وقت جہاں بھی دورہ فرماتے ہیں وہاں کے دانشور طبقہ اور عوام بھی اس بات کے قائل ہو جاتے ہیں کہ احمدیت امن پسند جماعت ہے اور (دین) کی صحیح تصویر پیش کرتی ہے۔ پچھلے سال کی بات ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گھانا کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اپنے خطاب سے نوازا۔ خطاب کے معاً بعد Canada کے سفیر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا۔

''آپ نے جن باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے وہ دنیا کے امن کے لئے بہت ہی مفید ہیں'' ۔......

افریقہ کے ایک ملک میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا گیا کہ کوئی پیغام دینا چاہیں تو حضور نے فرمایا:

Love, Love and Love,
Peace Peace and Peace

یعنی محبت، محبت اور محبت، امن امن اور امن۔

......خلافت کی ایک نمایاں اور عظیم الشان برکت ایم ٹی اے ہے۔ ایک وقت تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی شدید خواہش تھی کہ (----) Voice of کے نام سے ایک ریڈیو اسٹیشن قائم کیا جائے جس کے ذریعہ (دین) کا پیغام وسیع پیمانہ پر پہنچایا جائے۔ حضورؒ نے نائجیریا میں Ejebode کے مقام پر ایک (بیت) کا افتتاح کرتے ہوئے جب اس خواہش کا اظہار فرمایا تو ایک احمدی خاتون نے وعدہ کیا کہ اس ریڈیو اسٹیشن کے قیام کا سارا خرچ جو اس وقت 25000 پاؤنڈ تھا برداشت کریں گی۔ اُس وقت یہ سوچا جا رہا تھا کہ کس ملک میں (----) Voice of ریڈیو قائم کیا جائے۔

آج دیکھیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے خلیفہ کی خواہش کو بہتر طور پر پورا کر دیا اور آسمان سے MTA جیسی نعمت سے نوازا ہے۔ آج دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہی ایک (دینی) جماعت ہے۔ جس کا اپنا مستقل ٹی وی ہے۔ جو 24 گھنٹے دنیا کے کونے کونے میں (دین) کی (اشاعت) کرتا ہے اور بزبانِ حال بلند آواز سے اعلان کرتا ہے:

''اِسْمَعُوْا صَوْتَ السَّمَآءِ جَآءَ الْمَسِیْح جَآءَ الْمَسِیْح''

سنو! آسمان سے اترنے والی آواز کہ مسیح آگیا مسیح آگیا!

کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی آواز بند کرنے کی کوشش کی تھی؟ آج اور ہمیشہ کے لئے وہی آواز ان کے ممالک

میں اور ان کے گھروں اور کمروں میں گونج رہی ہے۔ اگر ہمت ہے تو آئیں اور آسمان سے اُترنے والی آواز کو بند کر کے دکھائیں۔

دیکھیں کہ کس طرح ایم ٹی اے کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ساری دنیا کے احمدیوں کو امت واحدہ بنایا ہے۔ آج ہر احمدی جہاں بھی رہتا ہے کیا امریکہ، کیا یورپ، کیا آسٹریلیا، کیا ایشیا، اور کیا افریقہ، اس کا جو بھی رنگ و نسل ہو اور اس کی جو بھی زبان ہو، سارے کے سارے ایک خلیفہ کی آواز پر محبت و پیار اور بھائی چارہ کی لڑی میں پروئے ہوئے ہیں۔ ان سب کے دماغوں میں ایک اشتراک پیدا ہو گیا ہے۔ ان کے اندر ایک ایسی روح پیدا ہو گئی ہے کہ سب کی نظر صرف ایک جہت کی طرف اُٹھتی ہے۔ اور جو بھی پروگرام خلیفہ وقت کی راہنمائی میں مرتب ہوتے ہیں دنیا شاہد ہے کہ وہ کر کے بھی دکھاتے ہیں۔

آج بھی MTA کے ذریعہ خلیفہ کی آواز ہر احمدی کو پہنچ رہی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ آج بھی خلیفہ ہی کی آواز ہے جو جماعت کے افراد کو فرداً فرداً اور مجموعی طور پر بھی جسمانی، اخلاقی اور روحانی آفتوں سے بچا سکتی ہے۔

پس اس نعمت کی قدر کرو اور اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر بجا لائیں اور اس آواز سے فائدہ اٹھائیں کیونکہ آج کی مادیت کی دنیا میں یہ واحد آواز ہے جو دنیا کو ہلاکت سے نجات دے گی۔

۞...... خلیفہ کا وجود سراپا برکت ہے۔...... خدا تعالیٰ نے ہمارے موجودہ خلیفہ وقت کے ساتھ "اِنِّــیْ مَـعَکَ یَا مَسْرُوْرُ" کہہ کر اپنی معیت کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ اس لئے ہمیں تو یقین ہے کہ ایسے وجودوں کے ساتھ مخلصانہ طور پر وابستہ ہونے میں اور ان کی اطاعت میں ہی برکت ہے۔

"اطاعت کیسی کی جائے" اس کا جواب حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل یوں دیتے ہیں:

"چاہیئے کہ تمہاری حالت اپنے امام کے ہاتھ میں ایسی ہو جیسے میت غسال کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ تمہارے تمام ارادے اور خواہشیں مردہ ہوں اور تم اپنے آپ کو امام کے ساتھ ایسا وابستہ کرو جیسے گاڑیاں انجن کے ساتھ، پھر ہر روز دیکھو کہ ظلمت سے نکلتے ہو کہ نہیں۔ تیرہ سو برس کے بعد یہ زمانہ ملا ہے اور آئندہ یہ زمانہ قیامت تک نہیں آ سکتا۔ پس اس نعمت کا شکر کرو"۔ (خطبات نور صفحہ 131)

۞...... خلافت ہی ہے جس نے ہم میں مالی قربانی کی روح پیدا کی۔ خدا کی خاطر خلیفۂ وقت کی ایک آواز پر احمدی مرد و زن اپنا مال اور جائیدادیں سب کچھ قربان کر دیتے ہیں۔ ایک دو مثالیں سنئے۔

ایک خلیفہ کی آواز پر ایک کینیڈین احمدی نے اکیلے ہی احمدی مربیان، ڈاکٹرز اور اساتذہ کے ہنگامی سفر کے لئے ایک پورا ہوائی جہاز Charter کر کے دیا۔

گھانا میں جب خلیفۂ وقت نے (بیوت) کی تعمیر کی تحریک کی تو دیکھتے دیکھتے مکرم الحاج یوسف احمد ایڈسی صاحب نے اکیلے ہی بیس تک (بیوت) تعمیر کیں جبکہ ایک اور دوست الحاج ابراہیم یونس صاحب نے علاوہ دیگر مالی قربانیوں کے 500 ملین سیڈی سے زائد رقم (بیوت) کی تعمیر کے لئے دی۔

پھر ایک خلیفۂ وقت نے جب آئندہ کی دینی ضروریات کے پیش نظر 1987ء میں وقف نو یعنی بچوں کی قربانی کی تحریک کی تو دیکھتے دیکھتے احمدی ماؤں باپوں نے اپنے 30 ہزار سے زائد بچوں کو ان آنے والی ذمہ داریوں کو اُٹھانے کیلئے وقف کر دیا۔

اس مادیت کی دنیا میں احمدیہ جماعت ہی ہے جو

خلفاء کی تربیت کے تحت اس قسم کی قربانیاں اللہ تعالیٰ اور بنی نوع انسان کی خاطر کرتی ہے۔ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا (سورة النور: 56) کے تحت آپ گواہ ہیں کہ کس طرح خلافت کی برکت سے ہم شرک اور بدرسوم سے بچائے گئے۔ اور آگے چل کر خالص توحید کے قیام کے لئے دعوت الی اللہ کے میدان میں کود پڑے اور عالمی بیعت کی اصطلاح نے اس طرح جنم لیا۔ آج جماعت احمدیہ کا پودا خدا کے فضل سے 181 ممالک میں لگ چکا ہے اور خلافت کی برکت سے قرآن مجید کے 60 اہم زبانوں میں تراجم شائع ہو چکے ہیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کا پیغام ہر ایک قوم کو اپنی زبان میں پہنچ سکے۔

۞...... خلافت غریبوں اور ناداروں کا سائبان ہے۔ اس کی مثال خلافت کی طرف سے جاری ہونے والی مریم شادی فنڈ، بیوت الحمد منصوبہ، کفالت یتامیٰ اور عید کے روز غریبوں میں خوشیاں بانٹنے کی تحریکات ہیں۔ اب تو غریب اقوام کے فائدہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خاص منصوبہ کے تحت Solar Energy اور Windmills کی فراہمی کی مہم بھی شروع ہو گئی ہے۔

بارش کے قطرے تو شائد گنے جاسکیں لیکن خلافت کی برکات گنی نہیں جاسکتیں۔

اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے خلیفہ کی نہ صرف دعائیں سنتا ہے بلکہ اس کی ہر بات کو پورا کرنے کا نشان بھی دکھاتا ہے۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے سنایا کہ وہ ربوہ گئے ہوئے تھے انہوں نے اپنی آنکھوں کی تکلیف کے سلسلہ میں لاہور جا کر کسی ڈاکٹر سے ملنا تھا۔ ان کا کہنا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں اس غرض کے لئے حاضر ہوئے کہ ان سے ربوہ سے لاہور جانے کی اجازت بھی لیں اور دعا بھی جب حضور کو انہوں نے بتایا کہ لاہور جانے کا مقصد ڈاکٹر کو اپنی آنکھیں دکھانی ہیں تو حضور نے فرمایا ''کیا یہ ضروری ہے''؟

حضرت چوہدری صاحب فرماتے ہیں کہ اسی وقت فون کے ذریعہ ڈاکٹر کے ساتھ لاہور میں جو Appointment تھی اسے Cancel کر دیا۔ کیونکہ خلیفۂ وقت کے اس سوال سے انہوں نے یہی نتیجہ نکالا کہ آنکھیں دکھانے کیلئے لاہور جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور عجیب بات ہے کہ ان کی آنکھوں کی تکلیف اس دن سے دور ہو گئی۔

آخر پر خاکسار حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک پیغام جو الفضل ربوہ کے 30 مئی کے شمارہ میں شائع ہوا پڑھ کر اپنی گزارشات کو ختم کرتا ہے۔

آپ نے فرمایا:

''پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں۔ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں پنہاں ہے۔ اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو اور آپ کو خلافت احمدیہ سے کامل وفا اور وابستگی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین''۔ ہماری دعا ہے:

اللہ ہمیشہ ہی خلافت رہے قائم
احمد کی جماعت میں یہ نعمت رہے قائم
ہر دور میں یہ نور نبوت رہے قائم
یہ فضل ترا تا بہ قیامت رہے قائم

(الفضل انٹرنیشنل ۲۸ر جولائی ۲۰۰۶ء)

۞۞۞۞۞۞

وہ جلال اور وہ جمال کہاں

(مکرم و محترم چوہدری محمد علی صاحب ایم۔اے)

وہ جلال اور وہ جمال کہاں
ہم کہاں، عالمِ مثال کہاں

نشّہٴ فرقت و وصال کہاں
وہ خوشی اور وہ ملال کہاں

تنگ دستی میں فاقہ مستی میں
عشرتِ دستِ بے سوال کہاں

رُخِ جاناں کو دیکھنے کے لئے
چشمِ شائستہٴ جمال کہاں

ایک لمحہ بسر نہیں ہوتا
عزمِ تسخیرِ ماہ و سال کہاں

اِک نظر دیکھنے کی تاب نہیں
جرأتِ لمس کا سوال کہاں

بات کرتے زبان کٹتی ہے
حرفِ مطلب کا احتمال کہاں

آئینہ آرزو کا ٹوٹ گیا
خواہشِ دید کی مجال کہاں

اب نہ ہم وہ ہیں اور نہ تم وہ ہو
اب وہ پہلے سے ماہ و سال کہاں

ایک ہی خواب، ایک ہی تھا خیال
اب وہ خواب اور وہ خیال کہاں

کہیں غالبؔ تھا اور کہیں تھا میرؔ
اب وہ پہلے سے باکمال کہاں

عشق تو معتدل نہیں ہوتا
قلبِ مضطرؔ میں اعتدال کہاں

❀❀❀❀❀

ماہ رمضان اور ہم

(مکرم صباحت احمد چیمہ صاحب)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ گنتی کے چند دن ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اتنی مدت کے روزے دوسرے ایام میں پورے کرے۔ اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں ان پر فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ پس جو کوئی بھی نفلی نیکی کرے تو یہ اس کے لئے بہت اچھا ہے۔ اور تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اُتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اِس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اُس نے تمہیں عطا کی اور تا کہ تم شکر کرو۔ اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں''۔

(البقرہ:۱۸۴۔۱۸۷، ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

روزہ کی فرضیت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

''اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو دوسری امتوں کی طرح اس امت میں کوئی قید نہ رکھتا۔ مگر اُس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں۔ میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینے میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اُسے محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہ رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اُس کے حق میں رحمت ہوتی ہے۔ کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے۔ مومن کو چاہیے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کرے۔ جو شخص کہ روزے سے محروم رہتا ہے مگر اُس کے دل میں یہ نیت درد دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اُس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اُس کے لئے روزے رکھیں گے۔ بشرطیکہ وہ بہانہ جُو نہ ہو۔ تو خدا تعالیٰ اُسے ہرگز ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔

یہ ایک باریک امر ہے کہ اگر کسی شخص پر (اپنے نفس کے کسل کی وجہ سے) روزہ گراں ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہوں گے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو ایسا شخص جو خدا تعالیٰ کی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے کب اس ثواب کا مستحق ہوگا۔

ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آ گیا اور میں اس کا منتظر تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر بوجہ بیماری کے روزہ نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزے سے محروم نہیں ہے۔ اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جُو ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جس طرح اہل دنیا کو دھوکہ دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں۔ بہانہ جو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش کرتے ہیں اور تکلفات شامل کر کے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ صحیح نہیں۔ تکلفات کا باب بہت وسیع ہے اگر انسان چاہے تو اس (تکلف) کی رو سے ساری عمر بیٹھ کر نماز پڑھتا رہے اور رمضان کے روزے بالکل نہ رکھے مگر خدا اس کی نیت اور ارادے کو جانتا ہے جو صدق اور اخلاص رکھتا ہے۔ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کے دل میں درد ہے اور خدا تعالیٰ اُسے ثواب سے زیادہ بھی دیتا ہے۔ کیونکہ دردِ دل ایک قابل قدر شے ہے۔ حیلہ جُو انسان تاویلوں پر تکیہ کرتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ تکیہ کوئی شے نہیں''۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 563,564)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

''میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں۔ طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں۔''

(ملفوظات جلد اوّل۔ صفحہ 439-440)

رمضان کی حقیقت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

''رمض سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل وشرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے۔ روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رَمَضان ہوا۔ اہل لغت جو کہتے ہیں کہ گرمی کے مہینہ میں آیا، اس لئے رمضان کہلایا۔ میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ عرب کے لئے یہ خصوصیت نہیں ہوسکتی۔ روحانی رمض سے مراد روحانی ذوق وشوق اور حرارتِ دینی ہوتی ہے۔ رَمض اس حرارت کو بھی کہتے ہیں، جس سے پتھر گرم ہو جاتے ہیں''۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 136)

روزے دار کی جزاء

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزاء بنوں گا یعنی اس کی اس نیکی کے

بدلہ میں اپنا دیدار نصیب کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ روزہ ڈھال ہے پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بیہودہ باتیں کرے نہ شور و شر کرے اگر اس سے کوئی گالی گلوچ کرے یا لڑے جھگڑے تو وہ جواب میں کہے کہ میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی، جس کے قبضۂ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار ہے۔ کیونکہ اس نے اپنا یہ حال خدا تعالیٰ کی خاطر کیا ہے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں مقدر ہیں ایک خوشی اسے اس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے دوسری اس وقت ہوگی جب روزے کی وجہ سے اسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات نصیب ہوگی۔ (بخاری کتاب الصوم)

روزے دار کا جھوٹ سے اجتناب کرنا

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے اجتناب نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں یعنی اس کا روزہ رکھنا بیکار ہے۔

(بخاری کتاب الصوم)

سحری کی برکت، افطاری اور اس میں جلدی کرنا

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "روزے کے دنوں میں سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھا کر روزہ رکھنے میں برکت ہے"۔

(بخاری کتاب الصوم)

اسی طرح ایک اور حدیث میں سحری میں دیر کرنے کی نصیحت کی گئی ہے۔

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "جب رات آجائے اور دن چلا جائے یعنی سورج غروب ہوجائے تو روزہ دار کو روزہ کھول لینا چاہئے" (بخاری)

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "روزہ افطار کرنے میں جب تک لوگ جلدی کرتے رہیں گے اس وقت تک خیر و برکت، بھلائی اور بہتری حاصل کرتے رہیں گے"۔

(بخاری کتاب الصوم باب تعجیل الافطار)

روزہ افطار کرنے کی دعا

حضرت معاذ بن زہرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ افطار کے وقت یہ دعا کیا کرتے تھے۔ اللّٰھم لک صمت وعلی رزقک افطرت. یعنی اے اللہ! میں نے تیری رضا کی خاطر روزہ رکھا اور تیرے دیئے ہوئے رزق سے میں روزہ کھول رہا ہوں۔ (ابوداؤد)

روزہ افطار کروانے کا ثواب

حضرت زید بن خالدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو روزہ افطار کرائے اسے روزہ رکھنے والے کے برابر ثواب ملے گا لیکن اس سے روزے دار کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔ (ترمذی)

رمضان میں عبادات

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے اور آپؐ کا یہی معمول وفات تک رہا اس کے بعد آپ کی ازواج مطہراتؓ بھی ان دنوں میں اعتکاف کرتی تھیں۔ (بخاری کتاب الاعتکاف)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے کچھ صحابہؓ کو لیلۃ القدر رمضان کے آخری سات دنوں میں خواب میں دکھائی گئی۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب رمضان کے آخری ہفتہ پر متفق ہیں اس لئے جو شخص لیلۃ القدر کی تلاش کرنا چاہے وہ رمضان کے آخری ہفتہ میں کرے۔ (بخاری کتاب الصوم)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا۔ اے اللہ کے رسولؐ! اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ یہ لیلۃ القدر ہے تو میں اس میں کیا دعا مانگوں۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا تم یوں دعا کرنا: ”اے میرے خدا تو بخشنے والا ہے بخشش کو پسند کرتا ہے۔ مجھے بخش دے اور میرے گناہ معاف کر دے“

(ترمذی کتاب الدعوات)

شوال کے روزے

حضرت ابوایوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ”جو شخص رمضان کے روزے رکھے۔ اس کے بعد (عید کا دن چھوڑ کر) شوال کے بھی چھ روزے رکھے اس کو اتنا ثواب ملتا ہے جیسے اس نے سال بھر کے روزے رکھے ہوں“ (کیونکہ ایک روزے کا دس گنا ثواب ملتا ہے۔ اس طرح چھتیس روزوں کا تین سو ساٹھ گنا ثواب ملے گا)۔ (مسلم کتاب الصیام)

✿✿✿✿✿✿
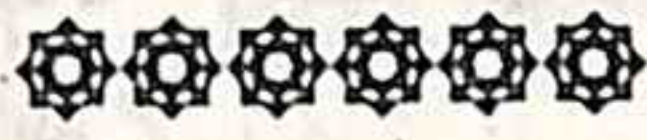
رمضان اور قرآن کا تعلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

”اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ ہدایت دی کہ قرآن جو کہ ایک کامل اور مکمل شرعی کتاب ہے، اس مہینے میں اتاری گئی ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہر سال جتنا قرآن نازل ہوا ہوتا تھا رمضان میں اس کی دہرائی کرواتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے جو رمضان تھا اُس میں دو دفعہ دہرائی کروائی گئی۔ تو بتایا کہ اس میں ایک عظیم ہدایت ہے۔ اس لئے تم بھی اس مہینے میں اس کو غور سے پڑھا کرو۔ ویسے تو پڑھنا ہی ہے لیکن اس مہینے میں خاص طور پر اس طرف توجہ دو، اس کی تلاوت کرو، اس کا ترجمہ پڑھو۔ اور جہاں جہاں درس کا انتظام ہے وہاں لوگ درس بھی سنیں۔ کیونکہ بعض باتوں کا ہر ایک کو پتہ نہیں لگ رہا ہوتا۔ تو تمہیں اس کا گہرا فہم، ادراک اور سمجھ بوجھ حاصل ہو گی اور تمام امور اور تمام احکامات کی وضاحت ہو گی۔ جن کو تم اپنی زندگیوں کا حصہ بنا سکتے ہو۔

(خطبات مسرور۔ جلد دوم۔ صفحہ 746)

عید

(مکرم لئیق احمد ناصر چوہدری صاحب)

نمازِ عید پر جانے سے پہلے کھجوریں کھانا

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن نماز کے لئے تشریف نہیں لے جایا کرتے تھے جب تک کہ چند کھجوریں نہ کھالیں۔ حضرت انسؓ ایک دوسری روایت میں بیان کرتے ہیں کہ آنخضور صلی اللہ علیہ وسلم طاق کھجوریں کھاتے تھے۔

(بخاری کتاب العیدین باب الاکل یوم الفطر قبل الخروج)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ آنخضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے کہ آپ عید کے لئے پیدل جائیں اور عید کے لئے جانے سے پہلے کچھ کھالیں۔

(ترمذی کتاب العیدین۔ باب ماجاء فی المشی یوم العید)

نماز عید کے لیے پیدل جانا مسنون ہے

محمد بن عبداللہ سے روایت ہے کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید کے لئے پیدل جایا کرتے تھے اور جس راستے سے تشریف لے جاتے اس سے مختلف راستے سے واپس لوٹتے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوۃ والسنۃ فیہا)

نماز عید میں تلاوت کے مسنون سورتیں

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنخضور صلی اللہ علیہ وسلم عید کی نمازوں میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ کی تلاوت فرماتے۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوۃ والسنۃ فیھا باب ماجاء فی القرأۃ......)

عید اور صدقہ

حضرت سعید بن جبیرؓ، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن نکلے اور دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ اور ان سے پہلے یا بعد کوئی نماز نہ پڑھی۔ پھر عورتوں کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں صدقہ کرنے کی نصیحت فرمائی۔ تو عورتیں اپنے کانوں اور گلے کے زیور صدقہ میں دینے لگیں۔

(بخاری کتاب اللباس باب القلائد والسخاب......)

عید کی نماز کے بعد نصائح

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ میں جا کر سب سے پہلے نماز عید پڑھایا کرتے تھے۔ سلام کے پھیرنے کے بعد لوگوں کے سامنے کھڑے ہو جاتے۔ آنخضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خطاب کے

دوران لوگ صفوں میں ہی بیٹھے رہتے۔آپ ان کو نصائح فرماتے ان کو تاکیدی احکام سے مطلع فرماتے۔ان کو اپنے ارشادات سے نوازتے۔اگر کسی گروہ کو کہیں روانہ کرنا ہوتا تو اس کا انتخاب فرمادیتے۔اور اگر کسی شے کا حکم دینا ہوتا تو حکم دیتے پھر عید گاہ سے لوٹ آتے۔

(بخاری کتاب العیدین باب الخروج الی......)

نماز عید کی تکبیرات

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں عیدوں کے موقعوں پر قرأت سے قبل پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہیں۔

(ترمذی کتاب العیدین۔باب فی التکبیر فی العیدین)

کیا نماز عید سے پہلے یا بعد میں کوئی نماز ہے؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے روز نماز عید کے لئے روانہ ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں اور اس سے پہلے اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھی۔

(ترمذی کتاب العیدین۔باب لاصلاۃ قبل......)

رمضان اور عید

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''رمضان گزر گیا اور وہ دن آ گیا جسے عید کہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے رمضان ہمیشہ ختم ہو جاتے ہیں اور خدا اپنے بندوں کے لئے عیدیں بھیج دیتا ہے۔لمبے سے لمبا عرصہ امتحان کا جو خدا نے اپنے بندوں کے لئے رکھا ہے رمضان کا مہینہ ہے۔تیس دن خدا کے بندے روزے رکھتے ہیں، بھوکے رہتے ہیں، پیاسے رہتے ہیں، شہوانی تقاضوں سے بچتے ہیں، راتوں کو جاگتے ہیں، دعائیں کرتے ہیں، تلاوت قرآن کریم زیادہ کرتے ہیں، ذکر الٰہی کرتے ہیں اور بعض تراویح بھی پڑھتے ہیں۔غرض یہ تیس دن کا مہینہ دینی لحاظ سے عجیب لطف اور مزے کا مہینہ ہوتا ہے لیکن جسمانی لحاظ سے ایک امتحان ہوتا ہے کیونکہ خدا کے بندے بھوکے اور پیاسے رہتے اور شہوانی تقاضوں سے اپنے آپ کو مجتنب رکھتے ہیں لیکن یہ ابتلاء ایک مہینہ کے بعد ختم ہو جاتا ہے اور خدا اپنے بندوں کے لئے عید کا دن لے آتا ہے۔اس طرح مومنوں کو یہ بتایا گیا ہے کہ جب خدا تعالیٰ کی طرف سے مشکلات پیدا ہوتی ہیں تو وہ ہمیشہ عارضی ہوتی ہیں اور ان کے بعد جلد ہی خوشی اور راحت کا دن آ جاتا ہے۔لیکن بندہ جب خود اپنے لئے کوئی مصیبت پیدا کرتا ہے تو بعض دفعہ وہ اتنی لمبی ہو جاتی ہے کہ نسلاً بعد نسلٍ وہ مصیبت چلتی جاتی ہے اور بعض دفعہ تو صدیوں تک وہ مصیبت سروں پر مسلط رہتی ہے اور عید آنے میں ہی نہیں آتی بلکہ روز بروز دور ہوتی چلی جاتی ہے''۔

(خطبات محمود جلد ا صفحہ ۳۲۱)

”ساقیا آمدن عید مبارک بادت“

(بدر مؤرخہ 31 / اکتوبر 1907ء)

اللہ تعالیٰ نے مومنین کے لئے رمضان کی عبادات اور قربانیوں کے بعد عید کی خوشی رکھی ہے۔ آیئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قادیان میں منائی ہوئی ایک عید کے حالات کا مطالعہ کریں۔

”حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نماز عید سے پیشتر احباب کے لئے میٹھے چاول تیار کروائے اور سب احباب نے مل کر تناول فرمائے۔

گیارہ بجے کے قریب خدا کا برگزیدہ جَرِیُّ اللّٰہِ فِیْ حُلَلِ الْاَنْبِیَآءِ سادے لباس میں ایک چوغہ زیب تن کئے (بیت) اقصیٰ میں تشریف لایا جس قدر احباب تھے انہوں نے دوڑ کر حضرت اقدس کی دست بوسی کی اور عید کی مبارک باد دی۔

اتنے میں حکیم نورالدین صاحب تشریف لائے اور آپ نے عید کی نماز پڑھائی اور ہر دو رکعت میں سورۃ فاتحہ سے پیشتر سات اور پانچ تکبیریں کہیں اور ہر تکبیر کے ساتھ حضرت اقدس علیہ السلام نے گوش مبارک تک حسب دستور اپنے ہاتھ اٹھائے“۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 627)

*****

رپورٹ تیرھویں سالانہ علمی مقابلہ جات

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان 6,5,4 /اگست 2006ء

(مرتبہ: مکرم حافظ محمد نصر اللہ صاحب۔ ناظم اعلیٰ علمی مقابلہ جات)

محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت تیرھویں سالانہ علمی مقابلہ جات کا انعقاد 6,5,4 /اگست 2006ء کو ایوان محمود ربوہ میں ہوا۔ جس میں پاکستان بھر کے 33 اضلاع کی 109 مجالس کے 282 چنیدہ خدام شامل ہوئے۔

احمدی خدام کی علمی حالت کو بہتر بنانے اور دینی علوم سے واقفیت پیدا کرنے کے لئے 1994ء سے مرکزی علمی مقابلہ جات کے انعقاد کا پروگرام بنایا گیا تھا اور پہلے سال 4 مقابلہ جات سے اس سلسلے کا آغاز کیا گیا تھا۔ بعدازاں مختلف مقابلہ جات کا اضافہ کیا جاتا رہا اور امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے 26 مختلف علمی مقابلہ جات منعقد کروائے گئے ہیں۔ گزشتہ مقابلہ جات کے معاً بعد ہی تمام اضلاع اور علاقہ جات کو ان مقابلوں کا نصاب بھجوا دیا گیا تھا تا کہ خدام بہتر تیاری کے ساتھ ان مقابلہ جات میں شامل ہوں اور اپنے ضلع اور علاقے کی عمدہ نمائندگی کر سکیں۔

ان مقابلہ جات کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ معیار خاص میں وہ خدام شامل تھے جو جامعہ احمدیہ اور مدرسۃ الظفر کے طلباء ہیں نیز مربیان کرام اور ایم۔ اے عربی اور اسلامیات خدام بھی معیار خاص میں شامل کئے گئے تھے جب کہ بقیہ تمام خدام معیار عام میں شامل کئے گئے تھے۔

امسال معیار عام میں مکرم قیصر محمود صاحب (ربوہ) بہترین خادم قرار پائے اور معیار خاص میں مکرم فراست احمد راشد صاحب (ربوہ) قرار پائے۔ اسی طرح مقابلہ بین الاضلاع میں ربوہ اول رہا اور انعامی شیلڈ کا حقدار قرار پایا۔

مقابلہ جات کا افتتاح 4/اگست شام 8:00 بجے مکرم ومحترم شیخ مظفر احمد ظفر صاحب صدر وقف جدید انجمن احمدیہ و امیر جماعت ضلع فیصل آباد نے کیا تھا جس کے بعد مقابلہ جات کا آغاز ہو گیا تھا اور مورخہ 6/اگست 2006ء کو دن 11 بجے یہ مقابلہ جات اپنے اختتام کو پہنچے۔ فالحمد للہ علی ذالک

اختتامی تقریب میں مکرم ومحترم اکبر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان مہمان خصوصی تھے۔ تلاوت، عہد اور نظم کے بعد خاکسار نے رپورٹ پیش کی۔ بعدازاں مہمان خصوصی نے خدام میں انعامات تقسیم کئے۔

نتائج مقابلہ جات

مرکزی امتحان (معیار خاص)

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	محمد آصف	ربوہ
دوم	فراست احمد راشد	ربوہ
سوم	عرفان سیف	کراچی
حوصلہ افزائی	خالد عمران طاہر	جہلم

مرکزی امتحان (معیار عام)

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	قیصر محمود	ربوہ
دوم	سعید احمد	راجن پور
سوم	مجاہد احمد	ربوہ
حوصلہ افزائی	مجد الدین	اسلام آباد

پرچہ دعوۃ الی اللہ معیار خاص

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	فراست احمد راشد	ربوہ
دوم	خالد احمد بلوچ	ربوہ
سوم	خالد عمران طاہر	جہلم
حوصلہ افزائی	عرفان سیف	کراچی

پرچہ دعوۃ الی اللہ معیار عام

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	اقبال انجم	ملتان
دوم	مجاہد احمد	ربوہ
سوم	رفیع احمد بلال	ڈیرہ غازی خان
حوصلہ افزائی	صہیب احمد	ربوہ

دعوۃ الی الصلوۃ

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	میر وسیم الرشید	سیالکوٹ
دوم	صغیر احمد	ربوہ
سوم	ھبۃ الرحیم	ربوہ
حوصلہ افزائی	سید سہیل احمد	کراچی

مشاہدہ معائنہ

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	مبارز احمد	ملتان
دوم	قیصر محمود	ربوہ
سوم	خالد رشید	حیدر آباد
حوصلہ افزائی	احمد عدنان ۔ نصیر احمد	لاہور ۔ کراچی

حفظ ادعیہ معیار خاص

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	حافظ داؤد احمد	ربوہ
دوم	حافظ ولید احمد	
سوم		گوجرانوالہ
حوصلہ افزائی		

حفظ ادعیہ (غیر حفاظ)

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	فیض احمد	کراچی
دوم	رضوان احمد ڈوگر	لاہور
سوم	صہیب احمد بشارت	ربوہ
حوصلہ افزائی		

تقریر معیار خاص فائنل

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	مرزا عطاء الرؤف	ربوہ
دوم	فرخ حفیظ	لاہور
سوم	حمید احمد	راجن پور
حوصلہ افزائی	عرفان سیف	کراچی

نظم (فائنل)

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	نسیم آفتاب	لاہور
دوم	ھبۃ الرحیم	ربوہ
سوم	صغیر احمد	ربوہ
حوصلہ افزائی	نعمان کلیم ظفر	کراچی

بیت بازی

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	وقار احمد، نعمان احمد	ربوہ
دوم	انیس احمد، وقار احمد	لاہور
سوم	حمید احمد، سعید احمد	راجن پور
حوصلہ افزائی	نوید انجم، عمیر احمد	حافظ آباد

معلومات اجتماعی فائنل

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	رانا وسیم احمد، سید منصور احمد	کراچی
دوم	نعمان احمد، صہیب احمد	ربوہ
سوم	مطہر احمد، عمیر احمد	گوجرانوالہ
حوصلہ افزائی	رفیع احمد، عبدالقیوم	ڈی۔جی۔خان

مضمون نویسی

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	قیصر محمود	ربوہ
دوم	عرفان احمد	گوجرانوالہ
سوم	ڈاکٹر ظہیر احمد	نارووال
حوصلہ افزائی	عدنان احمد خان	بہاولپور

پرچہ خطبات امام معیار خاص

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	محمد آصف	ربوہ
دوم	فراست احمد راشد	ربوہ
سوم	مرزا عطاء الرؤف	ربوہ
حوصلہ افزائی	عرفان سیف	کراچی

پرچہ خطبات امام معیار عام

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	صہیب احمد بشارت	ربوہ
دوم	قیصر محمود	ربوہ
سوم	محمد اسحاق	ربوہ
حوصلہ افزائی	عمیر احمد ظہر	گوجرانوالہ

پرچہ مطالعہ کتب معیار خاص

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	شاہد اقبال	راجن پور
دوم	فراست احمد	ربوہ
سوم	محمد آصف	ربوہ
حوصلہ افزائی	عرفان سیف	کراچی

مطالعہ کتب معیار عام

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	محمد اسحاق	ربوہ
دوم	قیصر محمود	ربوہ
سوم	طاہر عمیر	کراچی
حوصلہ افزائی	شیراز جمیل احمد	کراچی

قرآن کوئز معیار خاص

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	فراست احمد	ربوہ
دوم	محمد آصف	ربوہ
سوم	عرفان سیف	کراچی
حوصلہ افزائی		

قرآن کوئز معیار عام

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	عمران احمد انجم	ربوہ
دوم	محمد عطاء العلیم	کراچی
سوم	محمد ظہیر الدین	شیخوپورہ
حوصلہ افزائی		

پرچہ مطالعہ قرآن معیار خاص

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	محمد آصف	ربوہ
دوم	فراست احمد	ربوہ
سوم	عرفان سیف	کراچی
حوصلہ افزائی	مرزا عطاء الرؤف	ربوہ

پرچہ مطالعہ قرآن معیار عام

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	ڈاکٹر ابرار احمد	راولپنڈی
دوم	ملک صلاح الدین	کراچی
سوم	قیصر محمود	ربوہ
حوصلہ افزائی	محمد سجاد	سرگودھا

تقریر فی البدیہہ اردو

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	محمد ارشد	ڈیرہ غازیخان
دوم	حافظ طاہر احمد	ربوہ
سوم	ھشام احمد فرحان	ربوہ
حوصلہ افزائی	عبدالقیوم	فیصل آباد

تقریر فی البدیہہ انگریزی

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	مرزا عطاء الرؤف	ربوہ
دوم	شیراز جمیل	کراچی
سوم	راشد حسین	اسلام آباد
حوصلہ افزائی	مدثر احمد	ربوہ

پیغام رسانی

نام	ضلع
اول: عرفان سیف، شیراز جمیل، رانا وسیم، سید منصور	کراچی
دوم: خضر جمال، تجمل احمد جمالی، خالد احمد برہان، محمد محمود احمد	ملتان
سوم: خالد احمد بلوچ، ندیم احمد وسیم، مرزا عطاء الرؤف، محمد آصف	ربوہ
حوصلہ افزائی: مرزا عبدالقیوم، نوید النظر، ظہیر الدین	شیخوپورہ

تقریر انگریزی فائنل

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	ولید احمد	ربوہ
دوم	رضاء الحسن	ربوہ
سوم	ملک نیر احمد	کراچی
حوصلہ افزائی	مرزا عطاء الرؤف	ربوہ

تقریر اردو فائنل

پوزیشن	نام	ضلع
اوّل	عامر سعید خان	ربوہ
دوم	شیخ عبدالقیوم	فیصل آباد
سوم	ہشام احمد فرحان	ربوہ
حوصلہ افزائی	محمد سلام، نعیم احمد ناصر	پشاور، شیخوپورہ

تلاوت فائنل

پوزیشن	نام	ضلع
اول	میر وسیم الرشید	سیالکوٹ
دوم	حافظ عبدالصبور	گوجرانوالہ
سوم	صغیر احمد	ربوہ
حوصلہ افزائی	انس شریف	فیصل آباد

☆ ... بہترین خادم (معیار خاص) فراست احمد راشد ربوہ

☆ ... بہترین خادم (معیار عام) قیصر محمود ربوہ

☆ ... بہترین ضلع ربوہ

یہ چُپ تو ترے کرب کا اظہار کرے ہے

جو سر بھی کشیدہ ہو اُسے دار کرے ہے
اغیار تو کرتے تھے سو اب یار کرے ہے

وہ کون ستمگر تھے کہ یاد آنے لگے ہیں
تو کیسا مسیحا ہے کہ بیمار کرے ہے

اب روشنی ہوتی ہے کہ گھر جلتا ہے دیکھیں
شعلہ سا طوافِ در و دیوار کرے ہے

کیا دل کا بھروسہ ہے یہ سنبھلے کہ نہ سنبھلے
کیوں خود کو پریشاں مرا غمخوار کرے ہے

ہے ترکِ تعلق ہی مداوائے غمِ جاں
پر ترکِ تعلق تو بہت خوار کرے ہے

اِس شہر میں ہو جنبشِ لب کا کسے یارا
یاں جنبشِ مژگاں بھی گنہگار کرے ہے

تُو لاکھ فراز اپنی شکستوں کو چھپائے
یہ چُپ تو ترے کرب کا اظہار کرے ہے
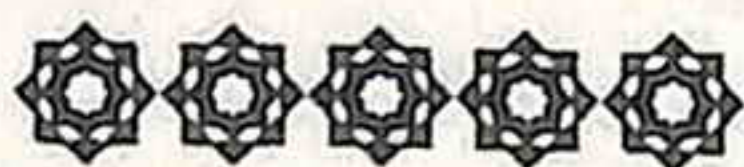
(احمد فراز۔ از جاناں جاناں)
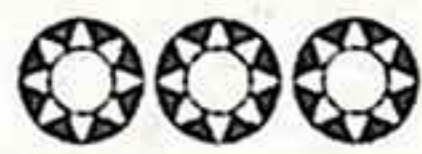
وقت کم ہے بہت ہیں کام چلو
ملگجی ہو رہی ہے شام چلو

اللہ تعالیٰ ہمیں احسن رنگ میں سلسلہ کی خدمات بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔

منجانب

ناصر احمد

صدر جماعت کوٹ عبدالمالک

ضلع شیخوپورہ

سحر خیزی......... ایک انداز

(مرسلہ: مکرم ولید احمد شیخ صاحب)

گیدڑ کی جب موت آتی ہے تو شہر کی طرف بھاگتا ہے۔ ہماری جو شامت آئی تو ایک دن اپنے پڑوسی لالہ کرپا شنکر برہمچاری سے برسبیل تذکرہ کہہ بیٹھے کہ لالہ جی امتحان کے دن قریب آتے جاتے ہیں۔ آپ سحر خیز ہیں ذرا ہمیں بھی صبح جگا دیا کیجیے۔

معلوم ہوا وہ حضرت لفظوں کے بھوکے بیٹھے تھے۔ دوسرے دن اٹھتے ہی انہوں نے ایشور کا نام لے کر ہمارے دروازے پر مکا بازی شروع کی، کچھ دیر تک ہم سمجھے کہ عالم خواب ہے، ابھی سے کیا فکر، جاگیں گے تو لاحول پڑھیں گے۔ لیکن یہ گولہ باری لحہ بہ لحہ تیز ہوتی گئی اور صاحب جب کمرے کے چوبی دروازے لرزنے لگے، صراحی پر رکھا ہوا گلاس جلترنگ کی طرح بجنے لگا اور دیوار پر لٹکا ہوا کیلنڈر رپنڈولم کی طرح ہلنے لگا تو بیداری کا قائل ہونا ہی پڑا مگر اب دروازہ ہے کہ برابر لگا تار کھٹکھٹایا جا رہا ہے، میں کیا میرے آباؤ اجداد کی روحیں اور میری قسمت خوابیدہ تک جاگ اُٹھی ہوگی بہتیرا آوازیں دیتا ہوں، اچھا اچھا تھینک یو، جاگ گیا ہوں، بہت اچھا، نوازش ہے، آنجناب ہیں کہ سنتے ہی نہیں، خدایا کس آفت کا سامنا ہے ......پیشتر اس کے کہ بستر سے باہر نکلیں دل کو جس قدر سمجھانا بجھانا پڑتا ہے، اس کا اندازہ تو کچھ اہل ذوق ہی لگا سکتے ہیں۔

آخر کار جب لمپ جلایا تو ان کو باہر سے روشنی نظر آئی اب ہم جو کھڑکی کے پاس پہنچے آسمان کو دیکھتے ہیں تو جناب ستارے جگمگا رہے ہیں۔ سوچا آج پتہ چلائیں گے......یہ سورج آخر کس طرح نکلتا ہے......لیکن جب ہم نے گھوم گھوم کر کھڑکی اور روشندان میں سے دیکھا، اور بزرگوں سے صبح کاذب کی جتنی نشانیاں سنی تھیں، ان میں سے ایک بھی کہیں نظر نہ آئی......تو فکر سا لگ گیا کہ آج کہیں سورج گہن نہ ہو کچھ سمجھ میں نہ آیا تو پڑوسی کو آواز دی۔ ''لالہ جی!'' ''لالہ جی'' ''جواب آیا۔ ہوں''

میں نے کہا'' آج یہ کیا بات ہے کچھ اندھیرا اندھیرا سا ہے'' کہنے لگے'' اور کیا تین بجے ہی سورج نکل آئے''

''تین بجے کا نام سن کر ہوش گم ہو گئے چونک کر پوچھا، کیا کہا تم نے ؟'' کہنے لگے، تین......تو نہیں......کچھ سات، ساڑھے سات منٹ اوپر ہیں۔

میں نے کہا۔ ارے کمبخت، خدائی فوجدار، بدتمیز کہیں کے، میں نے تجھ سے یہ کہا تھا کہ صبح جگا دینا......یا یہ کہا تھا کہ سرے سے سونے ہی نہ دینا......تین بجے جاگنا بھی کوئی شرافت ہے؟ ہمیں تو نے ریلوے گارڈ سمجھ رکھا ہے؟ تین بجے اٹھا کرتے تو دادا کے منظور نظر نہ ہوتے ؟ ابے احمق کہیں کے، تین بجے اٹھ کر ہم زندہ رہ سکتے ہیں، امیر زادے ہیں کوئی مذاق ہے؟ لاحول ولا قوۃ

......ہم نے لمپ بجھایا اور بڑبڑاتے ہوئے پھر سو گئے۔ اور پھر حسب معمول بھلے آدمیوں کی طرح نہایت اطمینان سے دس بجے اٹھے۔ بارہ بجے تک ہاتھ منہ دھویا اور چار بجے چائے پی کر ٹھنڈی سڑک کی سیر کو نکل گئے۔ شام کو واپس ہوٹل میں وارد ہوئے۔

(اب پڑھنے کا ارادہ کیا) اور دعا کی کہ'' خدایا ہم بھی اب باقاعدہ مطالعہ شروع کرنے والے ہیں، ہماری مدد کر اور ہمیں ہمت دے'' آنسو پونچھ کر اور دل مضبوط کر کے میز کے سامنے آ بیٹھے، دانت بھینچ لئے، نکٹائی کھول دی، آستین چڑھا لیں لیکن سمجھ میں کچھ نہ آیا کہ کیا کریں؟

سامنے سرخ، سبز، زرد سبھی قسم کی کتابوں کا انبار لگا تھا، اب ان میں سے کونسی پڑھیں، فیصلہ یہ ہوا کہ پہلے کتابوں کو ترتیب سے میز پر لگا دیں کہ باقاعدہ مطالعے کی پہلی منزل یہی ہے۔

بڑی تقطیع کی کتابوں کو علیحدہ چھوٹی تقطیع کی کتابوں کو سائز کے مطابق علیحدہ رکھ کر قطار میں کھڑا کر دیا۔ ایک نوٹ پیپر پر ہر ایک کتاب کے صفحوں کی تعداد دیکھ کر سب جمع کر لیا

پھر پندرہ اپریل تک کے دن گنے۔ صفحوں کی تعداد کو دنوں کی تقسیم پر تقسیم کیا۔ ساڑھے پانچ سو جواب آیا، لیکن اضطراب کی کیا مجال جو چہرے پر ظاہر ہونے پائے۔ دل میں کچھ تھوڑا سا پچھتائے کہ صبح تین بجے ہی کیوں نہ اٹھ بیٹھے لیکن کم خوابی کے طبی پہلو پر غور کیا تو فوراً اپنے آپ پر ملامت کی آخر کار اس نتیجے پر پہنچے کہ تین بجے اٹھنا تو لغو بات ہے البتہ...... پانچ ...... چھ......سات بجے کے قریب اٹھنا نہایت معقول ہوگا صحت بھی قائم رہے گی اور امتحان کی تیاری بھی باقاعدہ ہوگی، ہم خرما و ہم ثواب۔ یہ تو ہم جانتے ہیں کہ سویرے اٹھنا ہو تو جلدی ہی سو جانا چاہیے کھانا باہر ہی سے کھا آئے تھے۔ بستر میں داخل ہو گئے، چلتے چلتے خیال آیا کہ لالہ سے جگانے کے لئے کہہ ہی دیں، یوں تو ہماری قوت ارادی کافی زبردست ہے، جب چاہیں اٹھ سکتے ہیں لیکن پھر بھی کیا حرج ہے؟ ڈرتے ڈرتے آواز دی ''لالہ جی'' انہوں نے پتھر کھینچ کر مارا ''بس''

ہم اور بھی سہم گئے کہ لالہ کچھ ناراض معلوم ہوتے ہیں، تتلا کے درخواست کی کہ لالہ جی، صبح تو آپ کو بڑی زحمت ہوئی، میں آپ کا بہت ممنون ہوں۔ کل ذرا مجھے چھ بجے یعنی جس وقت چھ بجیں......میں نے پھر کہا...... ''جب چھ بج چکیں تو......نا آپ نے؟'' ''چپ......''

لالہ جی......! اکڑتی ہوئی آواز میں جواب دیا۔ سن لیا۔ چھ بجے جگا دوں گا۔ ''توبہ......'' خدا کسی کا محتاج نہ کرے۔

لالہ جی آدمی شریف ہیں، اپنے وعدے کے مطابق دوسرے دن صبح چھ بجے انہوں نے دروازے پر گھونسوں کی بارش شروع کر دی، ان کا جگانا تو محض ایک سہارا تھا۔ ہم خود ہی انتظار میں تھے کہ یہ خواب ختم ہو لے تو بس جاگتے ہیں، وہ نہ جگاتے تو میں خود ایک منٹ بعد آنکھیں کھول دیتا۔ بہرصورت جیسا کہ میرا فرض تھا۔ میں نے ان کا شکریہ ادا کیا، انہوں نے اسے اس شکل میں قبول کیا کہ گولہ باری بند کر دی۔

اس کے بعد واقعات ذرا بحث طلب سے ہیں اور ان کے متعلق روایات میں کسی قدر اختلاف ہے، بہرحال اس بات کا تو مجھے یقین ہے اور میں قسم بھی کھا سکتا ہوں کہ آنکھیں میں نے کھول دی تھیں، پھر یہ بھی یاد ہے کہ اٹھنے سے پیشتر دیباچے کے طور پر ایک آدھ کروٹ بھی لی، پھر کا پتہ نہیں، شاید لحاف اوپر سے دبایا، شاید سراسیمی میں لپیٹ دیا، شاید کھانسا کہ خدا جانے خراٹا لیا وغیرہ۔ یہ یقینی امر ہے کہ دس بجے سے پیشتر خدا جانے ہم پڑھ رہے تھے یا سو رہے تھے، نہیں ہمارا خیال ہے ہم پڑھ رہے تھے یا شاید سو رہے تھے بہرصورت یہ نفسیات کا مسئلہ ہے جس میں آپ ماہر ہیں نہ میں۔

کیا پتہ؟ لالہ جی نے جگایا ہی دس بجے ہو۔ یا اس دن چھ ہی دیر سے بجے ہوں؟ خدا کے کاموں میں آپ کیا دخل دے سکتے ہیں۔ لیکن ہمارے دل میں پھر یہ شبہ رہا کہ قصور کچھ اپنا ہی معلوم ہوتا ہے، جناب شرافت ملاحظہ ہو کہ اس شبہ کی بنا پر صبح سے شام تک ضمیر کی ملامت سنتا رہا اور اپنے آپ کو سناتا رہا۔ مگر لالہ جی سے ہنس ہنس کر باتیں کیں اور ان کا شکریہ ادا کیا اور اس خیال سے کہ ان کی دل شکنی نہ ہو، حد درجے کی طمانیت ظاہر کی۔ آپ کی نوازش سے میں نے صبح کا سہانا اور روح افزا وقت بہت اچھی طرح صرف کیا، ورنہ اور دنوں کی طرح آج بھی دس بجے ہی اٹھتا۔ لالہ جی صبح کے وقت دماغ کیا صاف ہوتا ہے، جو پڑھو خدا کی قسم یاد ہو جاتا ہے۔ بھئی خدا نے صبح بھی کیا چیز بنائی ہے یعنی اگر صبح بجائے صبح کے شام کو ہوا کرتی تو دن کیا بری طرح کٹتا۔

لالہ جی نے ہماری اس جادو بیانی کی داد دی اور پوچھنے لگے۔ ''تو میں آپ کو چھ بجے جگا دیا کروں؟'' میں نے کہا۔

''ہاں ہاں! واہ یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے؟ بیشک!

شام کے وقت آنے والی صبح کے مطالعہ کے لئے دو کتابیں چھانٹ کر علیحدہ جوڑ دیں۔ کرسی کو چارپائی کے

قریب سرکالیا۔ اوورکوٹ اور گلوبند کو کرسی پر رکھ کر تکیے کو ٹٹولا۔ تین دفعہ آیت الکرسی پڑھی اور دل میں نہایت ہی نیک منصوبے باندھ کر سو گیا۔ صبح لالہ جی کی پہلی دستک کے ساتھ جھٹ آنکھ کھل گئی، نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ لحاف کی ایک کھڑکی میں سے منہ نکالا، ان کو گڈ مارننگ کہا، اور نہایت بے درد لہجے میں کھانسا، لالہ جی مطمئن ہو کر واپس چلے گئے۔

ہم نے اپنی ہمت اور اولوالعزمی کو بہت سراہا کہ ہم آج فوراً ہی جاگ اٹھے، دل سے کہا۔ دل بھیا صبح اٹھنا تو محض ذرا سی بات ہے، ہم یوں ہی اس سے ڈرا کرتے تھے۔ دل نے کہا اور کیا؟ تمہارے تو یوں ہی اوسان خطا ہو جایا کرتے تھے۔

ہم نے کہا ''سچ ہی کہتے ہو'' یعنی ہم سستی اور کسالت کو خود اپنے قریب نہ آنے دیں تو ان کی کیا مجال ہے کہ ہمارے قریب سے بھی گزر جائیں یا ہماری باقاعدگی میں خلل انداز ہوں۔ اس وقت اس شہر لاہور میں ہزاروں ایسے کاہل لوگ ہیں گے جو دنیا و مافیہا سے بے خبر نیند کے خراٹے اڑاتے ہوں گے اور ایک ہم ہیں کہ ادائے فرض کی خاطر نہایت شگفتہ طبعی اور غنچہ دہنی سے جاگ رہے ہیں۔ بھئی کیا برخوردار سعادت آثار واقع ہوئے ہیں۔ ناک کو سردی سی محسوس ہوئی تو اس کو ذرا سا یونہی لحاف کی اوٹ میں کرلیا۔ اور پھر سوچنے لگے..... ''خوب، تو ہم آج کیا وقت پر جاگے ہیں، بس ذرا اس کی عادت ہو جائے تو باقاعدہ قرآن مجید کی تلاوت اور فجر کی نماز بھی شروع کر دیں گے، آخر مذہب سب سے مقدم ہے۔ ہم بھی کیا روز بروز الحاد کی طرف مائل ہوتے جا رہے ہیں۔ نہ خدا کا ڈر، نہ رسول کا خوف سمجھتے ہیں کہ بس اپنی محنت سے امتحان پاس کر لیں گے، اکبر بیچارہ یہ کہتا کہتا مر گیا، لیکن ہمارے کانوں پر جوں تک نہ چلی، لحاف کانوں پر سرک آیا.....تو گویا ہم لوگوں سے پہلے جاگے ہیں......بہت ہی پہلے.....یعنی کالج شروع ہونے سے بھی چار گھنٹے پہلے کی بات ہے!

خداوند، یہ کالج والے بھی کس قدر سست ہیں، ہر ایک مستعد انسان کو چھ بجے تک قطعی جاگ اٹھنا چاہیے، سمجھ میں نہیں آتا کہ کالج سات بجے کیوں نہ شروع ہوا کرے۔

(لحاف سر پر) بات یہ ہے کہ تہذیب جدید ہماری تمام اعلیٰ قوتوں کی بیخ کنی کر رہی ہے۔ عیش پسندی روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ آنکھیں بند۔ تو اب چھ بجے ہیں گویا تین گھنٹے مطالعہ کیا جا سکتا ہے، سوال یہ ہے کہ کون سی کتاب پڑھیں، شیکسپیئر یا ورڈز ورتھ؟ میں جانوں شیکسپیئر بہتر ہوگا، اس کی عظیم الشان تصانیف میں خدا کی عظمت کے آثار دکھائی دیتے ہیں اور صبح کے وقت اللہ میاں کی یاد سے بہتر اور کیا چیز ہو سکتی ہے؟

...... یہ معمہ اب فلسفہ مابعدالطبعیات ہی سے تعلق رکھتا ہے۔ ہم نے لحاف سے سر باہر نکالا تو ورڈز ورتھ پڑھنے کا ارادہ کیا تو دس بج رہے تھے۔ اس میں نہ معلوم کیا بھید ہے۔

(انتخاب از مضامین پطرس)

ہم حضور کی درازیٔ عمر اور آپ کی قیادت میں عالمگیر جماعت احمدیہ کی ترقیات کے لئے دعا گو ہیں

منجانب

زعیم خدام الاحمدیہ
دار الیمن وسطی حلقہ سلام ربوہ

اختتامی رپورٹ بارہویں آل پاکستان سالانہ صنعتی نمائش

منعقدہ 14 تا 16 اگست 2006ء

(مکرم سید میر محمود احمد صاحب ناظم اعلیٰ)

سیدنا حضرت مصلح موعود کے ارشادات کی روشنی میں نوجوانوں میں ہنر کے فروغ کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان 1995ء سے سالانہ صنعتی نمائش کا انعقاد کر رہی ہے۔

ان نمائشوں میں خدام اپنی بنائی ہوئی اشیاء یا پروگرامز کی نمائش کرتے ہیں جس کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ ان خدام میں مزید صنعت کاری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے بلکہ دیکھنے والوں میں بھی ایسی چیزوں کی ایجاد یا اختراع کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

امسال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مورخہ 16,15,14 اگست کو بارھویں آل پاکستان سالانہ صنعتی نمائش کا انعقاد کیا گیا صنعتی نمائش کو سات درج ذیل حصوں میں تقسیم کیا گیا۔

1۔ کمپیوٹرز 2۔ الیکٹرونکس 3۔ ماڈلز 4۔ دست کاری 5۔ فوٹوگرافی 6۔ پینٹنگز + خطاطی 7۔ متفرق

نمائش دیکھنے کے لئے مرد وخواتین کے الگ الگ اوقات مقرر تھے۔ جن میں تقریباً 8000 خواتین وحضرات نے 2 دن تک اس نمائش کو ذوق وشوق سے دیکھا۔

انتظامیہ

نمائش کے مختلف کاموں احسن طریق سے سرانجام دینے کے لئے محترم صدر صاحب مجلس کی منظوری سے درج ذیل انتظامیہ تشکیل دی گئی۔

عہدہ	نام
ناظم اعلیٰ	سید میر محمود احمد
نائب ناظم اعلیٰ (اوّل)	مکرم مشہود احمد صاحب
ناظم نمائش گاہ	مکرم امین الرحمٰن صاحب
ناظم تربیت	مکرم مدثر احمد صاحب
ناظم رہائش	مکرم حافظ خالد افتخار صاحب
ناظم انعامات	مکرم حافظ ظفر اللہ صاحب
ناظم سمعی بصری	مکرم حافظ نصر اللہ صاحب
ناظم سٹیج واشاعت	مکرم ڈاکٹر محمد عامر خان صاحب
ناظم نظم وضبط	مکرم حافظ راشد جاوید صاحب
ناظم رابطہ	مکرم نصیب احمد بٹ صاحب
ناظم آب رسانی وصفائی	مکرم نداء الحق صاحب
ناظم سٹالز	مکرم آصف مجید صاحب
ناظم کمرشل سٹال	مکرم مشہود احمد صاحب
ناظم مہمان نوازی	مکرم مشہود احمد ذیشان صاحب
ناظم خوراک	مکرم مرزا عدیل احمد صاحب
ناظم رجسٹریشن	مکرم ناصر داؤد احمد صاحب
ناظم روشنی	مکرم مشہود احمد صاحب
ناظم طبی امداد	مکرم ڈاکٹر عبداللہ پاشا صاحب
ناظم حاضری ونگرانی واستقبال	مکرم افتخار اللہ سیال صاحب
ناظم سائیکل سٹینڈ	مکرم مظفر احمد قمر صاحب

امسال نمائش میں 27 اضلاع کی کل 1455 اشیاء رکھی گئی تھیں شعبہ دستکاری میں سب سے زیادہ نمائندگی ہوئی۔ اس شعبہ میں اشیاء کی کل تعداد 718 رہی جبکہ اس شعبہ میں 15 اضلاع شامل ہوئے۔

رجسٹریشن

امسال نمائش میں شرکت کرنے والے خدام کی کمپیوٹرائزڈ رجسٹریشن کی گئی اور یہ کام مؤرخہ 13 راگست کی دوپہر سے شروع ہوگیا جو کہ رات گئے تک جاری رہا اس طرح اگلے روز بھی یہ سلسلہ جاری رہا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے 34 اضلاع کے 237 خدام نمائش میں شریک ہوئے جبکہ گذشتہ سال 27 اضلاع کے 193 خدام شریک ہوئے تھے۔

افتتاحی تقریب

نمائش کا افتتاح مؤرخہ 14 راگست 2006ء کی صبح 8:30 پر مہمان خصوصی مکرم ومحترم قریشی افتخار علی صاحب وکیلِ مال ثالث نے کیا اور اس کے بعد دیگر مہمانان کے ہمراہ نمائش ملاحظہ کی۔

نمائش گاہ

ایوان محمود ہال کو نمائش گاہ بنایا گیا تھا۔ خوبصورت سجائے ہوئے میزوں پر چیزیں نفاست سے رکھی گئی تھیں۔ ایوان محمود کے اوپر غربی گیلری کو آرٹ گیلری کے طور پر استعمال کیا گیا تھا۔ اسی طرح نمائش گاہ میں داخلہ کے لئے ٹکٹ رکھا گیا تھا اور مہمانوں کے تأثرات اور تبصروں کے لئے ایک Visitor's Book بھی رکھی گئی تھی۔

ریفریشمنٹ کے لئے سٹال پر ارزاں نرخوں پر معیاری خورونوش کی اشیاء تینوں دن دستیاب رہیں۔ شرکائے نمائش کے قیام اور نمازوں کی ادائیگی کا انتظام ایوان محمود کے احاطہ میں ہی کیا گیا تھا جبکہ طعام کا انتظام دارالضیافت میں تھا۔

اختتامی تقریب

اختتامی تقریب مؤرخہ 16 راگست 2006ء کو صبح 8:30 پر منعقد ہوئی۔ مہمان خصوصی محترم مظہر اقبال صاحب ناظم ارشاد وقف جدید نے تقریب کا آغاز فرمایا۔ تقریب میں بزرگان سلسلہ نے شرکت کی اور نمائش کے شرکاء کے لئے حوصلہ افزائی کا باعث بنے۔ محترم مہمان خصوصی نے اعزاز پانے والے خدام میں انعامات تقسیم فرمائے اور اختتامی خطاب فرمایا۔ خطاب کے بعد محترم مہمان خصوصی نے دعا کروائی۔

رزلٹ شعبہ متفرق

پوزیشن	نام خادم	ضلع	چیز
اوّل	مکرم میر ناصر سعید صاحب	ربوہ	ایکسرسائز مشینز
دوم	مکرم عبدالرحمٰن صاحب	ربوہ	سائیکل + سرکس والے ڈنڈے
سوم	مکرم زوہیب احمد صاحب	منڈی بہاؤالدین	مٹی کے برتن، ٹیبل لیمپ

حوصلہ افزائی	مکرم عامر اقبال صاحب	ملتان	میجک ٹرکس
خصوصی انعام	مکرم عبدالسمیع خان صاحب	لاہور	ویونگ ریڈ بنائی

رزلٹ پینٹنگز، کیلی گرافی وخطاطی

پوزیشن	نام خادم	ضلع	چیز
اوّل	مکرم برہان احمد صاحب	سیالکوٹ	پینٹنگز
دوم	مکرم حافظ داؤد احمد صاحب	ربوہ	کیلی گرافی + اسکیچ
سوم	مکرم وحید منظور صاحب	کراچی	پینٹنگز
خصوصی انعام	مکرم اسلم شہزاد صاحب	ربوہ	کیلی گرافی
خصوصی انعام	مکرم شہزاد قیصر صاحب	فیصل آباد	کیلی گرافی + پینٹنگز

رزلٹ شعبہ ماڈلز

پوزیشن	نام خادم	ضلع	چیز
اوّل	مکرم عبدالرحمٰن + کاشف احمد صاحب	ربوہ	منی سائیکل
دوم	مکرم وقار احمد صاحب	لاہور	منارۃ المسیح
سوم	مکرم عابد نصیر صاحب	لاہور	روم کولر + گیزر
خصوصی انعام	مکرم گل زیب احمد صاحب	لاہور	سکول + جھونپڑی
خصوصی انعام	مکرم انوار قریشی صاحب	لاہور	سٹیڈیم

رزلٹ شعبہ فوٹو گرافی

پوزیشن	نام خادم	ضلع	چیز
اوّل	مکرم نفیس احمد صاحب	ربوہ	تصاویر
دوم	مکرم میر احمد محمود صاحب	ربوہ	تصاویر
سوم	مکرم شہباز احمد صاحب	کراچی	تصاویر
خصوصی انعام	مکرم اسد سعید صاحب	کراچی	تصاویر

رزلٹ کمپیوٹر

پوزیشن	نام خادم	ضلع	چیز
اوّل	مکرم فرقان صدیقی صاحب	راولپنڈی	ویب اپلیکیشن
دوم	مکرم نجیب احمد صاحب	لاہور	ضلع کی تجنید و بجٹ کا سافٹ ویئر
سوم	مکرم جری اللہ صاحب	ربوہ	Virtual Tour
خصوصی انعام	مکرم حسیب احمد صاحب	ربوہ	دینی معلومات کی ویب سائٹ

نتیجہ شعبہ دستکاری

پوزیشن	نام خادم	ضلع	چیز
اوّل	مکرم شریف احمد+سید شوکت صاحب	مٹھی	گلدان+سندھی ٹوپیاں
دوم	مکرم محمد اسلم شہزاد صاحب	گوجرانوالہ	فریم
سوم	مکرم صابر حسین صاحب	جہلم	چیتا+زرافہ
خصوصی انعام	مکرم عبد الغفور صاحب	ربوہ	ہار+ گلے

رزلٹ شعبہ الیکٹرونکس + میکینکل

پوزیشن	نام خادم	ضلع	چیز
اول	ملک مظفر احمد صاحب	ربوہ	واٹر لیول کنٹرول سرکٹ
دوم	مکرم وقار احمد صاحب	راولپنڈی	ٹریفک لائٹ سسٹم
سوم	مکرم عبد الرحمٰن صاحب	ربوہ	کیبل کار
خصوصی انعام	مکرم شہزادہ خرم صاحب	کراچی	ماورس کیچر
خصوصی انعام	مکرم ارادت احمد صاحب	حافظ آباد	کار

بہترین ضلع: ربوہ

۞۞۞۞۞۞

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کے لئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں۔

ڈیزائن

بخارا، اصفہان، شجر کار، ویجی ٹیبل ڈائز، کوکیشن افغانی وغیرہ

12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور۔ عقب شوبرا ہوٹل

فون: 042-6306163-6368130 فیکس: 042-6368134

E-mail:muaazkhan786@hotmail.com

زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ

ریلوے روڈ نز دیوٹیلیٹی اسٹور ربوہ

فون

دکان: 047-6214214,6216216

گھر: 047-6211971

موبائل: 0333-6711430,0301,7960051

خوشخبری

CSS میں اعلیٰ کامیابی حاصل کریں مگر کیسے؟؟؟؟؟

برین ٹانک

کمزوری یادداشت کیلئے ایک انوکھی حیرت انگیز جادو اثر دواء

قیمت -/120

- یادداشت کو بڑھاتا ہے
- نظر کی کمزوری کو دور کرتا ہے
- نسیان (بھول جانا) کو دور کرتا ہے
- بھوک بڑھاتا ہے۔ ہاضمہ کی خرابی کو دور کرتا ہے
- قبل از وقت بالوں کو سفید ہونے سے روکتا ہے
- ہر وقت کے نزلہ زکام سے پیچھا چھڑاتا ہے

اگر ان سب باتوں میں سے کوئی بات آپ کے اندر موجود ہے تو آپکو فوری ضرورت ہے برین ٹانک کی

آیئے! آج سے ہی برین ٹانک کھایئے فوری یادداشت بڑھایئے۔ نزلہ زکام سے پیچھا چھڑایئے۔ CSS افسر بن جایئے۔ برین ٹانک آزمایئے اور ہمیشہ کیلئے برین ٹانک کے گرویدہ ہوجایئے۔ برین ٹانک کے گن گایئے۔

تیار کردہ: جان یونانی دواخانہ گولبازار چناب نگر (ربوہ)

فون رہائش: 0301 7964849 دواخانہ 047-6213149-6215465

صد سالہ خلافت جوبلی کا روحانی پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ خلافت جوبلی کا جو روحانی پروگرام عطا فرمایا ہے براہِ کرم اُس پر بھر پور طریق سے عمل کریں:-

1- ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلّہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

2- دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

3- سورۃ الفاتحہ۔ (روزانہ کم از کم سات مرتبہ پڑھیں)

4- رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ. (2:251) (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔

5- رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ. (3:9) (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

6- اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ. (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

ترجمہ: اے اللہ ہم تجھے ان (دشمنوں) کے سینوں میں کرتے ہیں (یعنی تیرا رعب ان کے سینوں میں بھر جائے) اور ہم ان کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

7- اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ. (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

ترجمہ: میں بخشش مانگتا ہوں اللہ سے جو میرا رب ہے ہر گناہ سے اور میں جھکتا ہوں اس کی طرف۔

8- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ . اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ. (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ اللہ پاک ہے اور بہت عظمت والا ہے۔ اے اللہ رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر۔

9- مکمل درود شریف۔ (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

Monthly **KHALID** C. Nagar

Editor:
Tariq Mahmood Tahir

October 2006
Regd. CPL # 75/FD